الحمد لله

طالبان حق کو نوید کہ یہ نفیس کتاب مبارک مستطاب

هداية البرية الى الشريعة الاحمدية

جسمین

دس فرقون کا رد ہے

جو مانع راہ خدا ہین اور مستند حدیثون سے

بہت اعمال قبیحہ کی مذمتین

اور روشن عام فہم باتون سے سلیس زبان مین

سچے عقیدون کی ہدایتین

ہین تالیف شریف

حضرت جامع الفضائل قامع الرذائل تاج المحققین سراج المدققین

حضرت مولنا مولوی محمد نقی علیخان صاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی تغمدہ اللہ تعالی بغفرانہ واسکنہ علی جنانہ

بفرمائش ابن المصنف

عالم اجل فاضل اکمل علامہ زمان فہامہ دوران جناب مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ المولی القوی

مطبع صبح صادق سیتاپور مین طبع ہوئی

فہرست کتاب مستطاب ہدایۃ البریہ کہ مشتملست بر ہدایت دہ فرقہ

زمانہ زمین و مکان و مکین کا خالق و فاعل خدائے احد ہے

جس نے انبیا و اولیا علما و فضلا کافۂ انام کی رہنمائی کو بھیجا کہ ازانجملہ مولانا بالفضل و الیقینا
عالم علوم منقول و معقول واقف فروع و اصول مولوی محمد نقی علیخان کو حجرہ میں کہ جن کی یادگار یہ رسالہ

ہدایۃ البریہ

۱۲۹۸ھ

حسب فرمایش عالم با عمل فاضل اجل ماہر علوم خفی و جلی محقق حقائق صوری و معنوی
افتخار دوران مولوی احمد رضا خان خلف اکبر مصنف مغفور باہتمام سید محمد جعفر حسین مہتمم و منیجر جلسہ کارخانجات

مجمع خوشنمایان ثریا منبع مطبع صبح صادق میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین پس از حمد ونعت واضح ہو کہ اس زمانۂ پر آشوب مین ایک عالم حدود شرع سے تجاوز اور اوسمین مداخلت بیجا کرتا ہے ہر جاہل کا عقیدہ جدا اور عمل کا طریقہ نیا ہے خصوصاً دس فرقون نے عجب طرحکا فساد برپا کیا ہے لہذا فقیر سراپا معصیت محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی الوفی بنظر خیر خواہی ونصیحت برادران دینی یہ چند کلمات مسماتہ بہ ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اونکی خدمت مین گذارش کرتا ہے اگر پسند فرماوین عاجز کے حقمین دعاے خیر کرین اور جو ناگوار طبع ہو معذور رکھین کہ باوجود قدرت ازالہ منکرات شرعیہ واجب اور بخوف ولحاظ خلق اخفاے حق سخت نامناسب سوا اسکے حق گو بظاہر تلخ ہو نفع سے خالی نہین واللہ الموفق وبہ نستعین

فرقۂ اولی نے اپنی عقل ناقص کو امام بنایا ہے اور اپنے زعم فاسد مین عقل کل بن بیٹھا ہے مسئلہ جبر وقدر اور مشاجرات صحابہ اور اونکی امثال مین دخل بیجا اور آیات متشابہات واحکام غیر معقول المعنی اور خدا کی باریک حکمتون اور اسرار مین جنکا سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہین فکر بیہودہ کرتے ہین اور جو بات سمجھ مین

نہین آتے اوس سے صاف منکر ہوجاتے ہین ہرچند عقل مدار تکلیف اور انسان
و دیگر انواع حیوان مین مابہ الامتیاز ہے مگر افراد انسانیہ اوسمین متفاوت عقل انبیا
علیہم السلام عقل عوام سے بالبداہتہ ازید و اکمل ہے بلکہ عوام مین بہی تفاوت
ہین خصوصاً جب اوسکی ساتہہ علم و تجربہ بہی حاصل ہو ایسے شخص کی بات دوسرے
واجب التسلیم اور اوس کام مین دخل دینا فضول سمجہتے ہین لہذا طبیب کے کہنے پر
بلا دریافت مزاج و خاصیت دوا اور بدون تشخیص مرض بے تامل عمل کرتے ہین اسیطرح
نور نبوت کے حضور سر جہکادین جو ارشاد ہو بیچون وچرا بجالاوین اپنی عقل کو دخل
نہ دین اور جو نہ بتایا اوسکی فکر مین نہ پڑین کہ نہ بتانا بہی حکمت ہے گو سمجہہ مین نہ آوے
وہ حکیم مطلق ہے فضول و عبث گو اوسکے سراپردۂ حکمت کے پاس گذر نہین واللہ
یعلم و انتم لا تعلمون کس تصریح سے فرماتے ہین ہم جانتے ہین اور تم نہین جانتے
اسی جگہہ سے کہتے ہین لا ادری آدہا علم ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ
کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب یہہ آیت صاف صریح خبر دیتی ہے کہ دانشمند
ایسی باتون مین جو شرع نے نہ بتائین خوض نہین کرتے اور اونہین اس حیثیت سے
کہ مولی کی باتین ہین مانتے ہین اگرچہ عقل اونکی حقیقت نہ دریافت کرے شیطان
نے حکم الہی مین دخل دیا کہ آدمی خاک اور مین آگ سے پیدا ہوا ہے اوس کے
سامنے جہکنا زیب نہین دیتا اوس حال کو پہونچا علما فرماتے ہین احکام غیر معقول
المعنی مین کچہہ حکمت نہو یہی کافی ہے کہ کون بندہ خالص ہمارا حکم اس نظر سے کہ
ہمارا حکم ہے مانتا ہے اور کون سرکش متمرد شیطان کی طرح چون وچرا کرتا ہے
جس نے عقل کو مدار شرع ٹہیرایا کہ جس بات کو عقل اوسکی نہ پہونچے شک اور
تردد کو جگہہ دے وہ بندۂ عقل اور شیطان کا ساتہی ہے توحید و رسالت کے
دلائل دیکہے اور خدا و رسول پر یقین کامل حاصل کرے اوسوقت کوئی شک
اور تردد نہ رہے گا اور جو کچہہ پیغمبر نے مالک حقیقی کی طرف سے پہونچایا بے تردد
و تشویش قبول کریگا جس عامی کا ایمان ناقص اور خدا و رسول پر یقین کامل

نہین شیطان اوسے سادہ لوح اور احمق پاکر مسئلہ جبر وقدر وآیات متشابہات
وحقیقت روح وعدد موکلان دوزخ ومشاجرات صحابہ ومسخ سرور محی خمار کے بہید
اور اسی قسم کے احکام واسرار کے خوض مین مبتلا کرتا ہے تا الحاد وزندقہ وجبر وقدر
وخروج ورفض وتشبیہ وتعطیل کی گہاٹی مین ہلاک کرے وہ نادان اوسکے دام
فریب مین آکر ان باتون مین فکر بیہودہ کرتا ہے پہر تو یہہ ہے جب کوئی صفت انسانی
سمجہہ مین نہین آتی کہتا ہے صانع کے کمال مین شک نہین گو مین بدون اسکے
کہ مدت تک اوسکی شاگردی کرون اور شروع سے حسب قاعدہ سیکہون حقیقت
اس صنعت کی کماینبغی نہین دریافت کرسکتا اور اسرار شرعیہ کی نسبت اسقدر اعتقاد
بہی گوارا نہین جو اسرار شریعت وحقایق طریقت علما ومشایخ نے ہزار ریاضت
وتخلیہ کے بعد حاصل کیے باین عقل ودانش بلا محنت ومشقت سمجہا چاہتا ہے
اور اونکے ساتہہ ایسے امور مین بہی کہ اولیاے امت ومجتہدین ملت کو دم
مارنے کی مجال نہین دست اندازی کرتا ہے اگر شوق ادراک ہے علوم دین کے
تحصیل مین کوشش اور مجاہدہ وریاضت مین سعی کر اوس سے بہت بہید منکشف
ہوجاوینگے اور جو قابل انکشاف نہین اونکی نسبت یہہ اعتقاد جم جاویگا کہ یہہ اسرار
میری سمجہہ سے وراہین یہہ کیا ضرور ہے کہ خدا کی سب بہید اور اوسکے سب احکام
کے اسرار مجہے معلوم ہوجاوین بلکہ نہ معلوم ہونا ضرور ہے ورنہ علم الہی سے
ایکطرحکی مساوات لازم آوے حضرت موسی علیہ السلام جیسے جلیل القدر
پیغمبر افعال خضر اور اقوال چوپان کے حقیقت کو نہ پہونچے ہرکس وناکس خدا کے
سب افعال واحکام کے بہید کب سمجہہ سکے جو میوہ حضرت مریم کو عطا ہوا زکریا
علیہ السلام کے زبان تک مزا اوسکا نہ پہونچا اور جو سر ابو البشر ع پر ظاہر ہوا
ملائکہ کرام باوجود تجرد تام اوس سے آگاہ نہوے آخر بہزار عجز قصور فہم کا اعتراف
کیا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم العزیز اوسکی ادنی مخلوق مین
اسقدر عجائب وغرائب اور حکمتین اور اسرار مودع ہین کہ نفوس قدسیہ اور

عقول کاملہ کہ ظلمات مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہین ادراک سے قاصر
اور دانایان عالم اور عقلاے جہان اونکے دریافت مین عاجز رہے ؎
صنع نہان و آشکارا + کہ کس را خبر خموشی نیست یارا + چیونٹی جسے تو اضعف
مخلوقات اور احقر موجودات جانتا ہے بزبان حال کہتی ہی لے غافل نقاش
ازل کے حکمت و صنعت مجہمین دیکہہ کہ مجہسے ناچیز کو باوجود صغر جثہ ہاتہہ پاون عنایت
کیئے اور اس چہوٹے سر مین بہت غرفے بنائے کسی مین قوت ذائقہ اور کسی مین
باصرہ رکہی اور جو چیزین تحصیل غذا اور اکل و ہضم کے لیئے درکار ہین سب عنایت
فرمائین وہ ناک مجہے دی کہ دور سے ہر چیز کی بو سونگہہ لیتی ہون اور وہ قدرت
مجہے بخشی کہ جس جگہہ تو کہانا رکہتا ہے پہونچکر بفراغ خاطر نوش کرتی ہون تو
زراعت کرتا ہے مین کہاتی ہون تو نفیس کہانے پکاتا ہے مین نوش فرماتی ہون
تو تمام عالم کو اپنے لیئے مخلوق جانتا ہے اور مین کہتی ہون خدا نے تجہسے مخلوق
بے نظیر کو میری خدمت کے لیے پیدا کیا اسیطرح ہر مخلوق اوسکی صفت و ثنا کرتی ہے
اور کمال صنعت و حکمت کی گواہی دیتی ہے مگر سننے والا اور سمجہنے والا کہان وہ خود
فرماتا ہے وان من شئ الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقہون تسبیحہم ایک ہری لکڑی سے
آگ نکلتی ہے اور باوجود حرارت و یبوست طبعی اوسے خشک نہین کرسکتی اور
باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے جذب مقناطیس و اسہال سقمونیا کے سبب مین سب
عقلا حیران اور شمع و پروانہ و گل و بلبل کے معاملے مین ایک عالم متحیر عقل کیا
چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتین اور اوسکے سب احکام کے بہید کما ینبغی دریافت
کرسکے عقل کا کام ان احکام مین یہہ ہے کان لگا کر سنے کیا حکم آتا ہے اور
طریق تعمیل کیا ہے نہ یہہ کہ کیون حکم دیا اور اسمین کیا فایدہ ہے جو خوان نعمت
پاوے اور اس فکر مین پڑے یہہ کہانا کسطرح اور کس جگہہ اور کس برتن
مین پکا یہانتک کہ لوگ کہا جاوین اور وہ مونہہ دیکہتا رہ جاوے اوس سے زیادہ
احمق کون ہے ؎ زین خرد بیگانہ می باید شدن + دست در دیوانگی باید زدن

آنرا بودم عقل دور اندیش را + بعد ازین دیوانہ خوانم خویش را + اظہر اشیا اپنی
ذات وصفات ہین اور علم اونکا حضوری مگر حقیقت وماہیت اونکی عوام کو معلوم نہین
ہوتی بلکہ اکابر علما نیز ان نے بھی تجدید ایمان عمر سمجھی ہے عیان نکنند کہ چرا
آمدم کجا بودم + دریغ ودرد کہ غافل ز کار خویشتنم + بھلا جس عقل پر اعتماد کرتا ہے
اوسکی حقیقت بتا کیا ہے جب وہ اپنی حقیقت نہین جانتی خدا کی باریک حکمتین کب
جانیگی خواجہ ابو القاسم فرماتے ہین جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب مین مبتلا
ہے کہ کچھہ نہین جانتا اور آپکو دانا سمجھتا ہے خصوصاً امر دین مین اوسے حاکم ٹہرانا
اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نکرے نہ ماننا حکم شاہی بدون منظوری اوس کے
ادنی نوکر کے رد کرنا ہے عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا اور رسول مین دخل دے ع
مصطفے اندر میان انگہ کسے گوید بعقل + آفتاب اندر جہان انگہ کسی جوید سہا +
صوفیہ کرام فرماتے ہین مراد عقل اول سے جسکی نسبت اول ما خلق اللہ العقل وارد
حقیقت محمدی اور روح مبارک اوس جناب کے ہے کہ عالم قدس مین مربی
ارواح تہے اور جو ہر بدن سے متعلق ہوکر ہدایت وارشاد عالم مین مشغول ہوئے
پس عقول انسانیہ اس عالم اور اوس عالم مین اوسی سے فیض حاصل کرتی
ہین جیسے ذرے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ چمکتے ہین اور ظاہر کہ عکس اصل
سے معارض نہین ہوتا اسلیئے ہزارون عقلا نور نبوت کے معارضے سے عاجز آئے
وہب بن منبہ کہتے ہین مینے اکہتر کتابون مین لکھا دیکھا کہ عقل سارے جہان کی
عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا ریگستان دنیا کی
اور جس طرح حکم الہی اور ارشاد نبوی مین چون وچرا بیجا ہے اسیطرح بعض آیات
واحادیث پر اقتصار اور بعض سے مانند یہود کے جنکے حق مین افتؤمنون ببعض
الکتاب وتکفرون ببعض وارد اعراض نرا مالیخولیا ہے کہ ایمان تصدیق جمیع
ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ سے عبارت ہے پس صرف کریمہ و
ماکان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون پر نظر کرکے بندے کو خالق افعال ٹہرانا

اور تقدیر ازل سے منکر ہوجانا یا کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون پر انحصار کر کے جبر اختیار
کرنا سخت جہالت ہے جس حال مین مضمون دونون آیتونکا واجب التسلیم اور
اونمین بظاہر تناقض و تعارض ہے اور وجہ ترجیح متحقق نہین بلکہ احادیث صحیحہ سے
مذہب جبریہ و قدریہ مردود تو سوا تطبیق کے مخلص نہین اور وہ مذہب اہل سنت مین
منحصر کہ لاجبر ولاقدر ولکن امر بین امرین یعنی انسان لیئے افعال و حرکات مین
من وجہہ مجبور اور من وجہہ مختار ہے پہلے آیت مین باعتبار ثانی اوسے مختار ٹہیرایا
اور دوسری مین بنظر وجہ اول جبر کی طرف اشارہ فرمایا اس طریقے سے دونون
آیتون کے مضمون پر اعتقاد حاصل ہوتا ہے بخلاف مذہب جبر و قدر کے کہ بتقدیر
اول آیت اولی اور درصورت ثانی آیت ثانیہ کا انکار لازم آتا ہے پس جبر و قدر
قانون اسلام پر کسی طرح صحیح نہین باقی رہے کفار سو قطع نظر اس سے کہ اکثر
اہل ملت و فلاسفہ کو مجال بحث نہین کہ اصل اعتراض اونکے اصول پر بہی وارد
جواب تحقیقی جملہ شکوک کا کتب کلامیہ مین موجود مگر راہ سالم یہہ ہے کہ توحید و رسالت
اور قران کی حقیقت بدلائل و براہین ثابت کرین بعد تسلیم ان امور کے اس
تقریر مین اونہین بہی دم مارنیکی مجال نرہے گی کہ اذہان قاصرہ بسبب غلبہ وہم
حقیقت امر کو نہین پہونچتے لہذا دلائل تحقیقی سے کہ بس دقیق اور باریک مقدمات
پر مبنی ہین اذعان حاصل نکرینگے اسلیئے عوام کو اس مسئلہ مین خوض ممنوع ہے
اونکے لئے صرف یہہ تقریر اور احادیث کہ طرفین افراط و تفریط کے ذم مین وارد کافی
امام احمد اور ابوداؤد ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین قدریہ اس امت کے مجوس ہین اگر بیمار ہون عیادت نکرو اور جو مرجاوین
اونکے جنازے پر حاضر نہو مسلم ترمذی ابوداؤد کی حدیث مین ہے میری امت مین خسف
و مسخ بمکذبان قدر مین واقع ہوگا ترمذی مین ابن عباس رض سے مرفوعاً مروی ہے
میری امت سے دو گروہ کو اسلام سے بہرہ نہین مرجیہ و قدریہ اور ابن عساکر اور
طبرانی کے حدیث طویل مین ہے وہ بہشت مین نجاوینگی اور ابوسعید رض حضرت

رسالت صلعم سے روایت کرتے ہین اونسے جہاد کرنا فارس و دیلم و روم پر جہاد
کرنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے بالجملہ جن امور مین خوض ممنوع و مضر ہے یا ادراک
اونکی حقیقت کا محال یا عوام کے منصب و مقام سے برتر ہے صرف قران و
حدیث کی طرف رجوع کرین اور اونہین اپنا مرشد اور امام سمجھین جو حکم دین بجا
لاوین اور جسقدر بتا دین اوسپر قناعت کرین ہذا واللہ ولی التوفیق یہدی من
یشاء الی سواء الطریق دوسرا فرقہ استخراج احکام قران و حدیث سے سہل
سمجھکر اپنی عقل ناقص کو دخل دیتا ہے اور روز بروز یا تدبیر کا کام ایک نا اہل بازاری
کے سپرد کرتا ہے ہر چند قران و حدیث ایک دریاے بے ساحل ہے کہ طریقت
و شریعت اوسکی نہرین ہین اور حقیقت و معرفت اوس بحر ذخار کی لہرین لیکن ہماری
عقل کما ینبغی ادراک نہین کرسکتی نظم و کل العلم فی القران لکن + تقاصر عنہ
افہام الرجال + فہم لطائف و نکات منصب علماے دین ہے وتلک الامثال
نضربہا للناس وما یعقلہا الا العالمون اور استنباط احکام مخصوص بائمہ مجتہدین ہے
فاعتبروا یا اولی الابصار منصب عوام اونکی تقلید اور پیروی مین منحصر ہے فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور جو بات مجتہدین امت نے بعد غور کامل اور تفحص
بالغ اور تامل صادق باستقراے ادلہ شرع و مواضع اجماع و رعایت وجہ ترجیح و
تطبیق و دفع تعارض و تمیز ناسخ و منسوخ و علم اقسام نظم و معنی و انواع حدیث و درایت
مورد و مقتضی وغیرہا امور کے استنباط کے واجب القبول ہے ہر دانشمند پر ظاہر
کہ صرف زبان دانی فہم مراد اور تعیین مطلب شارع کے لیے کافی نہین ورنہ علم تفسیر
کی حاجت نبوی اور تفسیر آیات کہ جناب سرور کائنات صلعم اور صحابہ رض سے منقول ہین
معاذ اللہ اظہار ظاہر اور تحصیل حاصل قرار پاتی اور جو بدون اجتماع شرائط اجتہاد و
اپنی سمجھ پر اعتماد صحیح ہوتا ہزارون آیمہ حدیث و تفسیر تقلید کیون اختیار
کرتے دیکھو دعوی اجتہاد امام محمد بن جریر طبری کا باآن فضل و کمال مقبول نہوا
امام جلال الدین سیوطی رح نے اجتہاد کا دعوی کیا معاصرین یا نے چند سوال

متعلق باجتہاد فتوی اونکے پاس بہیجے ایک کا بہی جواب ندیا آیا مدعیان عصر
اس امام اجل حافظ حدیث مفسر بے بدل سے زیادہ لیاقت رکہتے ہین کہ
اجتہاد مطلق کا دعوی کرتے ہین سبحان اللہ یہہ مونہہ اور یہہ دعوے مثل مشہور
ہے حلوا خوردن را روباید ابن صلاح کہتے ہین مرتبہ اجتہاد نین سو برس سے
منقطع ہو گیا علامہ شہاب بن حجر بہی مدعی اجتہاد فتوی کو لپنے کام مین متحیر اور
اندہی سواری پر سوار اور خبط مین گرفتار کہتے ہین اور در مختار مین ہے ان المجتهد
المطلق قد فقد واما المقيد فعلى سبع مراتب مشهورة واما نحن فعلينا اتباع ما رجحوه وصححوه
كما لو افتوا في حيوتهم اشباہ والنظائر مین خلاف ائمہ اربعہ کو مخالف اجماع لکہا ہے
کہ تحریر مین اوسکے نماننے اور عمل نکرنے پر دعوی اجماع کیا ہے عامہ اہل سنت نے
تقلید امام معین سے اختیار فرمایے اور تقلید شخصی پر بہی اجماع عملی منعقد ہو گیا
امام شعرانی اور امام غزالی اور علامہ علی خواص اور امام الحرمین اور ابن السمعانی
اور یحیی بن یحیی جامع موطائی امام مالک تقلید شخصی کے وجوب کی تصریح فرماتے
ہین پر ظاہر کہ اگر بلا استجماع شرائط اجتہاد ہر آیت و حدیث پر اپنی رایے عمل جایز
اور اوسکے مفہوم ظاہری پر اعتقاد ضرور ہو تو ہر عامی کا اعتقاد و طریقہ عمل جدا اور
انتظام شرع درہم برہم ہو جائی لاکہون ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ گذرے کہ اونہون
نے تقلید امام معین کی اختیار فرمائی کیا معاذ اللہ یہہ سب گمراہ اور قران و حدیث
کے برخلاف عامل تہے کیا ہدایت خاص اس آخر ومہ فلما کے لیے ہے کہ ملک ہند
مین ضعف اسلام دیکہکر مجتہد بن بیٹہے اصل یہہ ہے کہ شیطان نے انہین دام کبر و
نخوت و غرور و پندا اشت مین پہانسا ہے کہ باین قلت بضاعت ائمہ دین کے
ہمسری کا دعوی کیا ہے طحطاوی نے نقل کیا ہے کہ خارج مذاہب اربعہ سے اس
زمانہ مین علے اور دوزخی ہے غضب تو یہہ ہے کہ بعض عوام کالانعام بہی مدعی
اجتہاد ہین قران مجید اور مشکوۃ یا مشارق کا اردو ترجمہ دیکہہ کر ابو حنیفہ و شافعی
بن بیٹہے ائمہ مجتہدین پر صدہا اعتراض کرتے ہین اور مذاہب اربعہ کو چوراہہ کہتے ہین

بلکہ عقاید اہل سنت ہین کہ سواد اعظم امت نے باستجماع و مراعات امور ضروریہ کے
منقح و مدلل کردیئے اور سب اشعریہ ماتریدیہ نے سلفا و خلفا معتبر رکہے دخل در معقولات
کرتے ہین ہر چند کہا جاتا ہے متمسک تمہارا متروک الظاہر واجب التاویل ہے
کہ بہیں معارض اوسکے قران و صحاح مین موجود یا اوسکی صحت مین نقاد ان فن کو
کلام ہے یا معتزلہ یا خوارج یا نواصب یا ظاہریہ وغیرہا بدمذہبون نے اوس سے
استدلال کیا اور علماے اہل سنت نے طرح طرح سے جواب دیا ہے نہین سنتے
اعمال ایک طرف یہہ بزرگوار عقائد اہلحق سے ہاتہہ دہو بیٹہے اچہے خاصے بدمذہب
ہو بیٹہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و
من یضلل اللہ فما لہ من ہاد تیسرا فرقہ حنفیت کا دعوی کرتا ہے اور جب کسی
آیت حدیث کا ترجمہ اپنے زعم فاسد مین خلاف مسئلہ امام کے پاتا ہے اوس مسئلہ
سے منکر ہو جاتا ہے یہہ سادہ لوح اسقدر بہی نہین سمجہتے کہ مجتہد کے لیئے کوئی دلیل
ضرور ہوتی ہے گو عوام کے ہاتہہ نہ آوے کہ وہ مظہر احکام ہے نہ شارع پہر اگر قول
مجتہد بادی النظر مین کسی دلیل کے خلاف معلوم ہوا اور بدون استجماع اون امور
کے جو اس کام کے لیے ضرور ہین اپنے زعم فاسد سے دلیل امام کو مرجوح سمجہہ لیں
تو اس سمجہہ کا کیا اعتبار اور یہہ کسطرح دریافت ہو کہ اسکی سوا کوئی دلیل ناسخ یا
راجح اونکی متمسک سے مجتہد کے پاس نہین باینہمہ تضعیف قول مجتہد سراسر خبط
چوتہا فرقہ جس مذہب کی جو بات اپنی عقل ناقص کو پسند آتی ہے مانتا ہے
یہہ بہی مکائد نفس سے ہے کہ اس حیلے سے کسیقدر خودسری اور بے تقیدی حاصل
کرتا ہے درمختار مین نقل کیا حکم ملفق اور رجوع تقلید سے بالاتفاق باطل ہے
اور خلاف قاضی مجتہد کے ساتہہ مخصوص قضاے مقلد خلاف اپنے مذہب کے نافذ
نہین اور اوسمین ہے ان المجتہد المطلق قد فقد واما المقید فعلی سبع مراتب مشہورۃ
واما نحن فعلینا اتباع مارجحوہ وما صححوہ الخ یعنی مجتہد مطلق مفقود ہوا اور مقید سات
مرتبون مشہورہ پر ہے اور ہمین اوسکی پیروی جیسی اونہون نے ترجیح دی یا

اوسکی تصحیح کی لازم اور کتب مین مصرح کہ ترجیح ایک مذہب کی ہدایت مختلفہ سے بدون
مشاہدہ شریعت ادنی جائز نہین اور مشاہدہ مذکورہ اس زمانہ مین حکم عنقا کا رکھتا ہے
الحاصل مدار عقائد و اعمال کا دس پانچ آئتین یا اردو فارسی کی دو چار کتابین دیکھنے
پر نہین بہت کچھ درکار ہے ان نادانون نے شرع کو کھیل ٹہیرایا ہے اور اپنی رائے
کا تابع سمجھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **پانچوان فرقہ** علم کو منطق و
طبعی و الہی و ریاضی مین منحصر سمجھتا ہے دو چار کتابین ان فنون کی پڑھ کر علوم شریعت
مین دست اندازی اور کتب دینیہ پڑھانی اور تفسیر آیت و حدیث و مسئلہ فقہ بتانے
مین بیباکی کرتا ہے کچھہ پرواہ نہین کہ تفسیر بالرائی مین کیا وعید وارد اور مسئلہ اپنی
رائے کہنا اور علوم شریعت بدون سمجھے پڑھانا کس درجہ برا ہے ان صاحبون کے
نزدیک فلسفہ سے سب علوم آجاتے ہین ہرچند منطق علوم دین کے سمجھنے مین مدد کرتا ہے
اور فنون فلسفہ کا جاننا عقاید باطلہ فلاسفہ کے رد مین کام آتا ہے لیکن یہہ دعوی
حماقت پر مبنی ہے بلکہ ان فنون مین حد سے زیادہ خوض دلکو تاریک اور ایمان کو
ضعیف کرتا ہے اسیوجہہ سے یہہ لوگ ارتکاب منہیات مین بیباک ہوتے ہین اور اوامر
شرعیہ سے کام نہین رکہتے اور علوم شریعت و طریقت سے قلب کو روشنی اور ظلمات
جسمانیہ اور کدورات نفسانیہ سے صفائی حاصل ہوتی ہے کہ علمای دین فلسفہ کو
بہی ادنی توجہہ و التفات سے سمجھہ لیتے ہین کس فلسفی نے بقوت فلسفہ علم دین مین
کمال پیدا کیا اور کس عالم دین نے ادنی توجہہ سے فلسفہ کو حاصل نکر لیا شیخ
رئیس نے باین فلسفیت امام محمد رح کی چند کتابین دیکہہ کر انصاف کیا اگر عمر نوح
مجھے عطا ہو اس فاضل اجل کے مرتبہ کو نہ پہونچون بالجملہ ان علوم مین حاجت سے
زیادہ توغل بیکار ہے جو اونہین مقصود بالذات سمجھہ کر پڑہتا پڑہاتا ہے نہ اوسے
کچھہ فائدہ معتدبہ دنیا کا حاصل نہ اوسکے تعلیم و تعلم کا ثواب آخرت مرتب سے
درس گر قربت نباشد زو غرض + لیس فیہ ساعۃ غیر المرض + نہ ایسے شخص کو
مولوی کہنا لایق نہ وہ تعظیم علم کا مستحق بلکہ امام جلال الدین سیوطی اور امام نوویکے

اور ابن صلاح اور حافظ سراج الدین قزوینی وغیرہم اکابر امت ان فنون کو حرام فرماتے ہین شاید کوئی بے ادب کہے یہہ حضرات فنون فلسفہ کے ماہر نہ تہے والناس اعداء لما جہلوا لہذا دو چار قول ماہرین کے نقل کیے جاتے ہین امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح مدتون فلسفہ اور کلام مین مشغول رہے آخر عمر مین تحریم کیطرف رجوع فرمائی اور وقت انتقال بخاری شریف سینے پر تہی امام فخر الدین رازی کہ اس فن مین بعدیل اور لاثانی تہے فضول ہونا اوسکا بیان کر کے کہتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے میری مانند واقف ہو شہرستانی سے منقول ہے یعنے فلاسفہ سے سوا حیرت وندامت کے کچہہ نپایا ایک ماہر فلسفہ وقت مرگ کہتا اس فن سے سوا اسکے کہ ممکن مرجح کیطرف محتاج ہے کچہہ نہ جانا اور افتقار مفہوم سلبی ہے دنیا سے چلا اور کچہہ حاصل نہ کیا ایک ظریف نے حکایت کی کسی شہر مین دو بہائی تہے ایک فقیہہ دوسرا منطقی منطقی نے فقیہہ کو مرجع خلایق دیکہہ کر حسد کیا ہر وقت اوسکی ذلت کے درپے رہتا اتفاقاً اپنے باپ کے ساتہہ ایک امیر گہر مہمان گئے میزبان نے دو انڈے اونکے سامنے رکہے منطقی نے کہا بہائی یہہ کے انڈے ہین جواب دیا دو کہا نہین تین ہین کہ وجود اثنین وجود مجموع من حیث المجموع کو مستلزم اونکے والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع من حیث المجموع کو آپ نوش کرین اسیطرح قیامت کو حسب علماء کی دواتون کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آویگی اور اونسے ارشاد ہوگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اوسوقت سمجہین گے اشکال اربعہ کے بحث سے کچہہ نتیجہ نہ نکلا اور درس شفا شمس بازغہ کی گرمی سے نجات نہین بخشتا قاطیغوریاس اور ایساغوجی کے تحقیق سے بے ثمر تہی اور تعلم و تعلیم اشارات و افق المبین محض بے اثر اب ہی تدبیر کام کے اختیار مین ہے فضولیات باز آوین اور علوم دین کیطرف توجہ کرین کل حسرت وندامت کے سوا کچہہ حاصل نہوگا ہزار ہا تمنا کرینگے نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل کوئی نہ سنے گا ؎ چند خوانی حکمت یونانیان

حکمت ایمانیان راہم بخوان ÷ دل منور کن بانوار جلی ÷ چند باشی کاسہ لیس بوعلی ÷

پھر تو یہ ہے اور اونکی بہی راہ مارتے ہین جو اونکے پہندے ہین پہنستا ہے اثبات
ہیولی وصورت نوعیہ اور ابطال خلاد جزو لایتجزی مین عمر اپنی برباد کرتا ہے عبادات
ومعاملات کے مسائل ضروریہ سے بہی واقف نہین ہوتا بلکہ جسقدر ان فنون مین
زیادہ توغل کرتا ہے شرع سے بیباک اور ارتکاب مناہی مین چست وچالاک ہوتا ہے
ایسے ہی لوگون نے عوام کو علما سے بی اعتقاد کردیا مصرع بدنام کنندہ نکونامی چند
چہٹا فرقہ لنگوٹ بند فقیرون کا کہ شریعت سے اصلا کام نہین رکہتے بلکہ اوامر و
نواہی شرع کو اہل ظاہر کے لئے مخصوص اور طریقت اور شریعت کو اپنے احوال سے
دور اہین سمجہتے ہین حالانکہ ہر مطلب کی ایک راہ مقرر ہے طریقت بے
شریعت حاصل نہین ہوتی امام العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے
ہین اگر تم کسیکو ہوا پر اوڑتے دیکہو جبتک شرع پر قایم نہ پاؤ کامل نہ سمجہو اسلیئے کہتے
ہین جو کشف یا خارق بدون اتباع شرع حاصل ہو استدراج ہے اور جس بات کو شریعت
قبول نکرے باطل کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فہو زندقۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام من
احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد سلف سے ابتک جتنے کامل گذرے اتباع
شرع مین مصروف رہے خود جناب ولایت مآب نے جنکی اولیاے امت خوشہ
چین ہین غاشیۂ شریعت دوش ہمت پر رکہا ان مدعیان خامکار کو ترک فرایض
وواجبات اور ارتکاب محرمات کے اجازت کہان سے ہوئی طلب حقیقت بدون
اتباع شریعت محال عادی ہے جو نادان بے سیڑہی کوٹہے پر چڑہا چاہے سودائی
ہے اصل یہ ہے کہ نفس اباحت پسند بالطبع قید وبند سے متنفر ہے اور شیطان
اوسکا مددگار جسے سادہ لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ اہل طریقت کو شریعت
سے کچہہ کام نہین وہ نادان اوسکے دام فریب مین آکر شراب اور بنگ زہر مار
کرتا ہے اور نشے مین بیہودہ بکتا ہے احمق لوگ اوسے مجذوب کہتے ہین مجذوب
ہرچند مرفوع القلم ہے لیس علی الخراب خراج لیکن نشے مین بہکنا جذب نہین ورنہ
ہر کا تیہ مجذوب ٹہیرے ان صاحبون کو بہی شیطان نے دہوکا دیا ہے تا اوسکی

طرح خراب کرے اور وہ اونکی خدمت اور اپنی شہرت سے خوش ہوکر حرکات ناشایستہ
پر ثابت قدم رہے ہلک الطالب والمطلوب بلکہ اکثر اوقات بے نشے کے بہکتے
ہین اور کلمات کفر برملا بکتے ہین کبھی فقیرون کو پیغمبرون پر ترجیح دیتے ہین کبھی
معاذ اللہ خدا ٹہیراتے ہین کونڈی سوٹنے اور لنگوٹ قسمی کی آیتین بتاتے ہین
کوئی کہتا ہے شریعت واسطۂ وصول ہے جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام
نہین رکھتا ان نادانون سے پوچھو تمہین اس مقام کو پہونچے یا اولیاے سابقین
کو بہی حاصل تہا جسطرح طریقت بے اتباع شریعت ہاتہہ نہین آتی اسیطرح بدون اسکے
قایم نہین رہتی دیوار جسقدر بلند ہونیو کی طرف احتیاج زیادہ ہوتی ہے اور نیو کے
خراب ہوتے ہی گر جاتی ہے جب تک درخت قایم ہے ثمر متوقع ہے جب درخت
نرہا ثمر کہان صوفیہ کرام فرماتے ہین آج جو راہ شرع پر ثابت قدم ہے قیامت کو
صراط پر قایم رہے گا اور جو خط مستقیم شریعت سے ذرا بہی جدا ہوگا جسقدر چلے گا
مرکز ومقصد سے دور پڑیگا ؎ ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی + کین رہ کہ تو میروی
بترکستان است + ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تہا حضرت بایزید قدس سرہ
اوسکے پاس گئے اتفاقاً اوس نے قبلہ کی طرف تہوکا فوراً چلے آئے اور فرمایا یہ
شخص آداب شرع سے واقف نہین خدا کو کیا پہچانیگا خواجہ جنید رح کو انتقال کے
وقت ایک مرید نے وضو کرایا خلال ریش بہول گیا آپ نے اوسکا ہاتہہ پکڑ کے
خلال کرایا سبحان اللہ ایسے وقت مین بہی اتباع سنت کا لحاظ رکہا عالی ظرفونکا
یہی کام ہے جس چیز سے اونکا رتبہ بڑہتا ہے اوسکی قدر زیادہ کرتے ہین بوالہوس
سے کب ہوسکتا ہے ؎ بر کفی جام شریعت بر کفی سندان عشق + ہر ہوسناکی
نداند جام وسندان باختن + ایک کہتا ہے نماز روزہ اسیران نفس کے لئے ہے
ہمین ان اعمال کی کیا حاجت کہ نفس ہمارا مر گیا اور دل ہر دم یاد خدا مین رہتا
ہے عالم اور عابد بے اجرت کے مزدور ہین اونہین حقیقت سے کیا خبر یہ سب
مقدمات کاذب ہین خصوصاً ادعاے ہلاک نفس صریح البطلان اگر نفس اونکا

مرجاتا کفر کی باتین کون سکہاتا امام الطریقة و الشریعه حجة الاسلام و الملة محمد
غزالی رح ایسے لوگون کو کافر جایز القتل لکہتے ہین بعض کہتے ہین خدا کو ہمارے
بندگی کی حاجت نہین پہر نماز روزے سے کیا حاصل یہہ ایسا خبط ہے جیسے بیمار
کہے طبیب کو میرے پرہیز سے فائدہ اور بدپرہیزی سے ضرر نہین کس لیے پرہیز
کرون کیا نہین جانتا یہہ خیال فاسد اوسکی جان کہونے کو کافی ہے بعض کہتے
ہین کاتب تقدیر نے ہمارے حق مین جو لکہدیا سو ہوا اوس سے تجاوز نہین ہو سکتا
اگر ہم بہشتیون سے ہین دوزخ مین نہ جاوینگے اور جو دوزخیون سے ہین کسی عمل
سے نجات نہ پاوینگے پہر کسلیئے جان مشقت مین ڈالین کہتا ہون اسیطرح
موت کا وقت مقدر ہے کہ اوسمین تقدیم و تاخیر جایز نہین اور جسطرح پروردگار
عالم نے دوا مین اثر رکہا ہے کہ اوسکے استعمال سے مرض اکثر زائل ہوتے
ہین اسیطرح عبادت عابد کو دوزخ سے دور اور بہشت مین داخل کرتی ہے
باوجود اسکے کڑوی دوا پینا اور تقدیر پر بہروسا کرکے عبادت نکرنا نری ہٹ دہرمی
اور بیشرمی ہے فرق اسقدر ہے کہ دواے مخصوص کا اثر قول فلاسفه اور عبادت
کا ارشاد خدا و انبیا سے ثابت کیا ان نادانون کو فلاسفه کی بات پر خدا رسول
کے ارشاد سے زیادہ اعتماد ہے کہ اوسے مانتے ہین اور اسے معاذ اللہ لغو جانتے
ہین شیطان نے اونہین دام فریب مین لیا ہے اور یہہ خطرہ اونکے ہلاک پر
صریح دلالت کرتا ہے جسکی موت بحکم آتی ہے اوسکے دل مین یہہ وسوسہ گذرتا ہے
اگر اسوقت مرنا مقدر ہے نہ بچونگا کہانے پینے سے کیا فایده اور جسکی زندگی منظور
ہوتی ہے اوسے کہانے پینے کی رغبت اور تجارت اور زراعت کی ہمت عنایت
فرماتے ہین اسیطرح جسے سعید کرتے ہین مجاہدہ و ریاضت کی طرف راغب اور
جسے گروه اشقیا مین لکہتے ہین وساوس و خطرات مین مبتلا کرتے ہین دنیا مزرعه
آخرت ہے جو عمل کریگا پہل پاویگا اگرچہ کوئی عمل بے اوسکی عنایت کے کام
نہین آتا مگر عنایت اوسپر ہوتی ہے جو اچہے کام کرتا ہے ان رحمة اللہ قریب

تحقیق عنایت خدا کی بذریعہ سعی نیکی سعی العبد سے ۱۲

من المحسنین جو آج دوزخ کی راہ چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے
دور ہوتا ہے کل اگر بہشت کی طرف جاویگا نہ جانے دینگے اوسوقت اپنی نادانی
کا تصرف اور قدر عمل سے واقف ہوگا ہرچند عرض کریگا رب ارجعنی اعمل صالحا
سوا ملامت کے کچھ جواب نہ پاویگا اور حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آویگا عنایت
بے اطاعت خلاف عادت ہے کہین سنا ہے کہ مولی سرکش شریر غافل کاہل
غلام سے راضی ہو ضرب اللہ مثلا رجلین مملوکین احدہما لا یقدر علی شئی وہو کل
علی مولہ اینما یوجہہ لا یات بخیر ہل یستوی ہو ومن یامر بالعدل ؏ ای دل ہوس
بر سر کار سے نرسی + تا غم نخوری بغمگساری نرسی + تا ہیچو حنا سودہ نگردی بسنگ
ہرگز بکف پای نگاری نرسی + جو بوجھ اوٹھاتا ہے اجرت پاتا ہے جسقدر بوجھ
زیادہ اجرت زیادہ افضل العبادات احمزہا ؏ ترا اگر آرزوی انگبین است +
بباید ساختن با نیش زنبور + جو دریا مین نہین گہستا موتی نہین پاتا اور جب تک سانپ
سے مقابلہ نہین کرتا خزانہ ہاتھہ نہین آتا ؏ نا بردہ رنج گنج میسر نمی شود + مزد او
گرفت جان برادر کہ کار کرد + درخت خادمون کی روش ایک پاؤن پر کہڑا ہی منتظر
آفتاب کا ہوتا ہے اور سایہ ہمایہ کاہلون کی طرح خاک پر پڑا ہے نظر خورشید سی محروم
ہے بے محنت جاہ و نعمت دنیا بہی حاصل نہین ہوتی نعمت آخرت کس طرح ملے گی
ریاضت و عبادت اصل کار و طریق مقربین و ابرار ہے انبیاء و مرسلین و پیشوایان دین
جنکے کمال عقل پر مخالف و موافق کو یقین ہے اس امر کی خوبی اور بہلائی پر اجماع
اور اسبات پر کہ انسان کو عبادت سے کہ توشہ راہ آخرت ہے چارہ نہین اتفاق رکہتے
ہین کیا یہ حضرات معاذ اللہ غلطی پر تہے ای احمق اس عقیدہ فاسدہ سے باز آ
ورنہ عذاب دوزخ کے لیے آمادہ ہو عبادت کو بیکار سمجہنا کفر اور کافر قطعا بہشت
سے محروم اور مخلد فی النار ہے کوئی عاقل ایسی چیز جسکے ترک مین ضرر ہے اور فعل
مین نفع ترک نہین کرتا اگر تارک بحکم ازل بہشت مین جاویگا ثواب عابدین سے
محروم رہے گا اور ندامت و حسرت مین مبتلا ہوگا اور عامل اگر دوزخ مین پڑیگا

عبادت سے عذاب اوسکا ہلکا ہوجاویگا کیا اسقدر بھی نہین سمجھتے کہ انسان سے
بیشغل نہین رہاجاتا اور عبادت سے بہتر کوئی شغل نہین کہ اشغال دنیوی معرض زوال
مین ہین بخلاف شغل عبادت کے کہ ہر وقت حاصل ہوسکتا ہے دوم جو عزت
اور دولت عبادت سے حاصل ہوتی ہے کسی شغل سے نہین سوم دنیا کے سب
کام ضرر کو محتمل ہین اور عبادت اصلا مضر نہین چہارم اطبا کہتے ہین صحت بدن مین
ریاضت سے کوئی چیز زیادہ مفید نہین بدن مرتاض کا امراض سے سالم اور دل
اوسکا قوی اور خوش اور نفس حسیت وچالاک رہتا ہے بعض حکما سے منقول ہے
آدمی جسقدر زیادہ ریاضت کرتا ہے استعداد اوسکی کامل ہوتی ہے یہان تک
کہ مرتبہ انسانیت سے ترقی کر کے صفات ملکوتی سے مشرف ہوتا ہے اور کاہل
مردے کے مانند ہوجاتا ہے یہانتک کہ حقیقت انسانیہ سے خارج ہوتا ہے بندے
کو لازم کہ ایسی نعمت عظمے جو دین و دنیا مین نافع ترک نکرے اور شیطان کے فریب
مین نہ آوے کہ وہ دشمن ایسی ہی بات سمجھاتا ہے جس سے ضرر پہونچے اور فایدے
سے محروم رکھے سخت احمق ہے جو دشمن کی بات مانے اور اوسکے کہنے پر عمل کرے
ایسے معاملے مین دوست سے مشورہ چاہیے دیکھہ تیرا مالک کہ سب مہربانون سے
زیادہ مہربان ہے کیا فرماتا ہے واعبد ربک حتے یاتیک الیقین ایک جماعت
اونکی کہتی ہے عبادت ایک سخت کام ہے کہ موانع اوسکے قوی اور مددگار تھوڑے
اور بندہ ضعیف اور زمانہ ناموافق اور کار دین تنزل پر اور اشتغال بہت اور فراغت
قلیل اور عمر کوتاہ اور اجل قریب اور راہ دراز اور عقبات اوسکی دشوار اور رہزن
بکثرت اسلیے کم لوگ اوسے اختیار کرتے ہین اور جو اختیار کرتے ہین اونمین تھوڑے
اس راہ سے مطلب کو پہونچتے ہین پس ہم امید موہوم پر اسقدر محنت شاقہ کیون
اختیار کرین جواب اس شبہہ کا یہہ ہے شیطان اس قسم کے وسوسون سے آدمی
کی راہ مارتا ہے خدا تعالے کسیکی محنت ضایع نہین کرتا ما کان اللہ لیضیع ایمانکم
ای صلوتکم ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین جو اوسکی راہ مین محنت کرتا ہے اوسپر سب

دشواریان آسان ہوجاتی ہین فان مع العسر یسرا اور والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین الغرض جب خدا تیرے ساتھہ ہے تو تجھے کس بات کا غم ہے وہ رحیم و کریم ہے یقین جان تجھے ضایع نکریگا اور محروم نرکھے گا ع مگر تشنیدہ بیدل خدا داری چہ غم داری + وہ قوی و قادر ہے جب کسیکو راہ دکھایا چاہتا ہے دشوار کو آسان اور دراز کو کوتاہ کر دیتا ہے کروڑون آدمی اس راہ سے مطلب کو پہونچے تو بہی خدا پر بہروسا کرکے کمر ہمت مضبوط باندہ کوئی مقام ایسا نہین کہ ہمت بلند وہان نہ پہونچاوے ع مرغ ہمت چو بال بکشاید + عز و اقبالش آشیان باشد بیش چوگان ہمت عالی + کمترین گوئے آسمان باشد + دیکہو دارا کو پستی حوصلہ نے تخت عزت سے خاک مذلت پر پہینکا اور اسکندر رومی کو بلندی ہمت نے ہفت کشور کا فرمان روا اور دنیا و آخرت مین معزز و مکرم کر دیا جب بار گران امانت جسے آسمان و زمین نہ اوٹہا سکے اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر رکہہ لیا مقربان ملاء اعلی کو حکم ہوا اوسکے سامنے سر جہکاؤ اور مراتب تعظیم بجالاؤ جسے نوازا چاہتے ہین ہمت بلند عنایت فرماتے ہین اور جسے محروم کرتے ہین کاہل بناتے ہین خواجہ ابراہیم ادہم نے عیش و عشرت سلطنت چہوڑ کر محنت و ریاضت کے جوکہتے ہو جاتا رابعہ بصریہ نے اس راہ مین قدم رکہا مقربان حضرت احدیت سے ہو گئین سال بہر نہ گذرا تہا کہ علما و اشراف بصرہ اونکی زیارت کو حاضر ہوتے اور اونہین مقبول بارگاہ صمدیت سمجہتے ع تو راہ نرفتی و ترا ننمودند + ورنہ کہ زد این در کہ بر و نکشودند + جان در رہ دوست باز گر میخواہی + تو سر خیان شوی کہ ایشان بودند + کوئی کہتا ہے ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہین صورت کی حاجت نہین بخلاف اہل ظاہر کے کہ دل اونکا حاضر نہین ہوتا اور رکوع سجدہ غفلت کے ساتھہ محض بیکار ہے اسمین شک نہین کہ کمال نماز کا حضور قلب سے ہی لیکن جو اوس صفت کے ساتھہ کہ کتب فقہ مین مذکور ادا کرے نماز اوسکی صحیح ہے اور بہلا دعوی بہی باطل کہ حقیقت نماز اسی صورت کے ساتھہ حاصل ہوتی ہے

[illegible]

بدون اوسکے نہین ہو سکتی بالجملہ یہہ لوگ اور جنکے عقائد اس طرح کے ہین بدتر سے
زندیق و ملحد ہین نہ انہین شریعت سے کام نہ طریقت سے غرض نہ انکا کچھ عقیدہ
نہ مذہب نہ مسلمان عورت سے اونکا نکاح جائز نہ اونکی اولاد صحیح النسب نہ انہین
مسلمان رشتہ دار و نکا ترکہ پہونچے نہ مقابر مسلمین مین دفن کرنا اور اونکے جنازے
کی نماز پڑھنا مناسب ہذا واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم **ساتوان فرقہ** بعض
حضرات بلا محنت و ریاضت اور طے کرنے مقامات سلوک اور اجازت کسی مرشد
کامل کے صاحب سجادہ اور حال و قال پر آمادہ ہو بیٹھے حال اونکا یہہ ہے کہ ارتکاب
اقوال و افعال مین جو ارباب کمال سے عالم وجد و استغراق مین صادر ہوئے بدون
حصول اوس حالت اور مرتبے کے مصروف رہتے ہین اور قال اہانت علما سے
دین و ائمہ مجتہدین مین منحصر ہزارون حکایات واسطے تصحیح اپنے حرکات ناشایستہ
اور اباحت منکرات شرعیہ اور اہانت علم و علما کے حضرات اولیا کی طرف نسبت
کرتے ہین اکثر اونمین محض غلط اور بے سر و پا ہین اور بعض کا مضمون صحیح ہے
یہہ اپنی نادانی سے اولٹا سمجھتے ہین مثلاً العلم حجاب اللہ کا کہ ان صاحبون کا نقل
مجلس ہے یہہ حاصل نہین کہ معاذ اللہ علم دین خدا سے دور کرتا ہے کما زعموا
بلکہ جسطرح محبوب پردہ نشین تک بدون طے کرنے حجاب کے رسائی دشوار اسیطرح
بے تحصیل علم خدا تک پہونچنا متوقع نہین ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
اور جو طالب پردے تک پہونچتا ہے مطلوب سے اسقدر قریب ہو جاتا ہے کہ بمجرد
طے کرنے اوسکے جمال دوست بے پردہ و حجاب نظر آتا ہے اسیطرح جو عالی ہمت
اس منزل کو طے کرتا ہے وصل محبوب حقیقی سے کامیاب ہوتا ہے البتہ یہہ منزل
مدت مدید مین بہت دشواری سے قطع ہوتی تہی لہذا بدقسمت اور کم ہمت مقصود
اصلی اور مطلوب حقیقی سے محروم رہتے ہین اس اعتبار سے اوسے حجاب عظیم اور
حجاب اکبر بہی کہہ سکتے ہین لیکن جو طالب صادق اس راہ مین مرجاوے اور
تقدیر ازلی سے مقصود حقیقی تک نہ پہونچے بعدم وصول اوسکا حکم وصول مین ہے

ومن یخرج من بیتہ مہاجراً ثم ادرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللّٰہ ولِلّٰہ در من قال
ع در راہ تو میرم گرچہ ترا نہ بینم + بارے خلاص یابم از ننگ زندگانی + اسیطرح
مراد عارف رومی رح کے اس شعر سے ع من ز قرآن مغز را برداشتم + استخوان پیش
سگان انداختم + شاید یہہ ہے کہ اصل مطلب قرآن کا ہم اہلسنت نے سمجھا اہل بدعت
واہوا کو سوا استخوان کے کچھہ ہاتھہ نہ آیا نہ یہہ کہ شریعت استخوان و پوست اور طریقت
لب قرآن ہے جو معانی حضرت رسالت اور آپ کے یارون نے سمجھی استخوان نہیں ہوسکتے
اور جو اونکے مطابق اعتقاد رکھے شیر بیشہ تحقیق ہے ما انا علیہ واصحابی بلکہ قرآن تمامہ
لُب ہے اوسے دو طرحکو معانی پر مشتمل ٹہیرا کر ایک کتون کے سامنے ڈالنا سوء ادب پس
مراد مولانا کی یہہ ہے ہمنے حقیقت امر قرآن سے حاصل کی بخلاف اہل بدعت واہوا کے
کہ نفس کی پیروی مین اوس سے غافل رہے اور اذا احب اللّٰہ عبداً لا یضرہ ذنب کا
یہہ حاصل نہین کہ کامل کے حقمین حرام حلال اور گناہ جایز ہوجاتا ہے بلکہ صدق اس
قضیہ کا باعتبار سلب ذنب کے ہے یعنی تربیت الٰہی اوسے گناہ سے روکتی ہے اور
جب گناہ نہوگا ضرر بھی نکریگا- اور من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللّٰہ سے
یہہ مراد ہے کہ بعد وصول کے ارادہ نہین رہتا بلکہ واصل بالطبع عبادت کرتا ہے
یہانتک کہ جو اپنے کو واصل سمجھے اور طبیعت اوسکی عبادت کو مقتضی نہو در حقیقت خدا
تک نہ پہونچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھہ لیا یا مراد واصل ذات محبوب مین منحصر
ہے پس مقصود اوسکا عبادت سے محبوب ہے نہ عبادت کہ اپنا فعل ہے جو ایسی حالت
مین عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی ٹہیراتا ہے اس امر مین خدا کا شریک
کرتا ہے عبادت الٰہی مین غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہے تو عبادت کو کہ اپنا فعل
ہے ایسی حالت مین دیکہنا کسطرح شرک نہوگا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک
پہونچکر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ اور چیز کی طرف جہکے اوسنے مشرکون کا سا
کام کیا کہ باوجود قادر علی الاطلاق اوسکے ضعیف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کی
طرف جہکتے ہین اور اونہین مطلوب اصلی اور مراد حقیقی ٹہیراتے ہین اسیطرح یہہ بات

کہ فقیر کے مذہب مین کسیکو برا نہین سمجھتے غلط ہے شیطان اور ابولہب اور قارون
اور فرعون اور ہامان کے برائی قران مجید مین مصرح کیا لطف کی بات ہے جو اونہین
ایذا دیتا ہے اوسکے دشمن ہو جاتے ہین اور خدا کے حقمین مداہنت کرتے ہین آیا
توحید اسیکو کہتے ہین اگر راست باز ہوتے اپنے نفس کے بے کسی سے عداوت رکھتے
سرور عالم جنگ احد مین خون چہرۂ اقدس سے پاک کرتے اور فرماتے اللہم اہد
قومی فانہم لا یعلمون الہی میری قوم کو راہ دکہا کہ وہ نہین جانتی اگر مجھے تیرا نبی
سمجھتی ایسی حرکت نہ کرتی یہہ مداہنت و مسامحت ان حضرات کے ضعف ایمان کی
علامت ہے کہین تو نے سنا ہے کہ دوست کامل دوست کے دشمن کو دشمن نہ سمجھے
اور اوسپر اصرار زندقہ و الحاد ہے کہ بحیلۂ توحید کارخانۂ شرع درہم و برہم کیا چاہتے ہین
مسلمان کامل وہ ہے جسطرح خدا کے دوستون سے محبت رکھے اسیطرح دشمنان
الہی سے عداوت اور اوسپر شدت کرے اشداء علی الکفار رحماء بینہم یا ایہا النبی
جاہد الکفار و المنافقین واغلظ علیہم لا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ہان سالک بعض
احوال مین ذرات عالم کو آئینۂ جمال دوست پاتا ہے اوسوقت سب سے صلح
کرتا ہے کسیکو برا نہین سمجھتا اسی مقام مین خواجہ ابو العباس مرسی نے غازیون
سے فرمایا میری جوارہی اوس کافر کے خاک پا پر قربان جسے تم خدا کے لئے
قتل کروگے کہ نظر اونکی نسبت پر تہی نہ اوسپر کہ نسبت کیسی ہے جب اس مقام
سے تجاوز ہوتا ہے مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر اچھے کو اچھا برے کو برا
سمجھتا ہے جسطرح پہلے سمجھتا تہا لہذا کہتے ہین النہایۃ ہی الرجوع الی البدایۃ
پس سکر و استغراق و وجد کی بات عقیدہ نہین ہو سکتی عقیدہ یہہ ہے لا یستوی
الخبیث و لا الطیب و لا الظلمات و لا النور و لا الظل و لا الحرور لا یستوی اصحاب
النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون بڑا خبط ان حضرات کا اور منشاء
تفریط و افراط کا یہی ہے کہ جو کلمات اولیا سے عالم استغراق مین صادر ہوئے
عقائد مین داخل کرتے ہین اور افعال کہ حالت وجد مین واقع ہوئے

دستور العمل بناتے ہین حالانکہ طریقت اسکی بطلان کا حکم کرتی ہے جب منصور حلاج نے انا الحق کہا پیشواے اہل طریقت شبلی رح نے قتل کا فتوے دیا اگر وہ حق تہا یہہ ناحق تہا بلکہ خود منصور رح نے فرمایا میرا قتل ہی بہتر ہے تا مسلمانون کو عبرت ہو دیکہو کامل عین وجد و استغراق مین حکم شرع کے سامنے سر جہکاتا ہے اور جان تک دریغ نہین کرتا بخلاف مدعی کے کہ اتباع شرع کو وہ جان سے گران سمجہتا ہے اور دوسرے راہ کی فکر مین چپ و راست پہرتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین العزیز نجات اتباع شرع مین منحصر ہے بزرگونکی پیروی ان امور مین جایز نہین ہان بنظر ان افعال و اقوال کے اونپر اعتراض بہی نہین پہونچتا کہ اکثر واقعات جو اونکی طرف منسوب ہین موضوعات و مفتریات ملاحدہ سے ہین اور جو صحیح ہین غلبہ حال اور کمال استغراق اور استیلائے ذوق و شوق پر محمول نظیر اسکی شرع میں افعال خضر ہین کہ نہ اونپر کسی کو مجال اعتراض ہے اور نہ کوئی بچے کو قتل اور پرائی کشتی توڑ سکتا ہے اور کبہی یہہ لوگ قہر نفس اور قطع اسباب و علائق اور اپنا مرتبہ چہپانے اور شہرت سے بچنے مین مبالغہ فرماتے ہین لیکن اسوقت ترک اولے سے تجاوز نہین کرتے گو عوام مکروہ یا حرام سمجہین جیسے ایک کامل کو لوگون نے بہت گہیرا شربت ہمرنگ شراب بناکر سب کے سامنے پی لیا لوگ بے اعتقاد ہو گئے ایک کامل کی شہرت زیادہ ہوئی کسی کا کپڑا دیوار حمام سے اوٹہاکر بازار مین کہڑے ہو رہے مالک تلاش کرتا آیا اونہین پکڑ کے خوب مارا اور کبہی بنظر مصلحت سلوک قول مرجوح پر عمل کرتے ہین مانند مسئلہ سماع کے کہ ہر چند مشہور مذہب امام اعظم و امام شافعی و امام مالک و سفیان ثوری مین کراہت ہے مگر ابو طالب مکی نے بعض صحابہ تابعین سے اباحت اوسکی نقل فرمائی اور امام غزالی رح نے اون شرایط و آداب کے ساتہہ کہ احیاء العلوم مین مذکور ہین جائز ٹہیرایا شیخ عبد الرحمن سلمی نے خاص اس باب مین کتاب لکہی اور گہا راگ دلکی بات زیادہ کرتا ہے پس فاسقون کے حق مین

گناہ اور عارفون کو فایدہ پہونچاتا ہے نظیر اسکی فقہ مین بوسہ منکوحہ ہے کہ جو
صائم نفس کو روک سکے اوسکے حق مین جایز اور بدون اسکے مکروہ ہے کبھی الہام
اور کشف صحیح اور تجربہ سے کسی خلاف اولی اور مکروہ تنزیہی کو اپنے حق مین نافع سمجھ کر
عمل مین لاتے ہین یا کسی مباح و مستحسن کا بلا اعتقاد وجوب التزام اور بعض مباحات
کے ترک پر اصرار کرتے ہین ہرچند واجبات و محرمات شرعیہ مین کشف و الہام و تجربہ
کو دخل نہین الا مباحات و مستحباب مین اسقدر دخل ہوسکتا ہے کہ بعض مستحبات و
مباحات باعتبار بعض احوال و اشخاص کے مفید یا ضرور اور بہ نسبت بعض کے مضر
یا بیکار ہون جسطرح نوالہ اٹکنے کے وقت پانی پینا ضرور اور بعض امراض مین ممنوع
اور مسافر کے حق مین اگر مضرت اور زیادتی مشقت کا احتمال نہو روزہ اور بحالت
احتمال مضرت فطر افضل اور نظیر التزام کے نذر شرعی اور اصرار ترک کے کل الطعام
کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ ہی لیکن یہہ احکام اونہین احوال
کے ساتھہ مقید ہین اوس شخص کی نسبت بہی عام نہین اور ونکو پیروی اوسکی کب
لایق ہے وہ خود کہتا ہے میرا یہہ مذہب نہین بلکہ اوسوقت میرے حق مین مفید یا
مضر ہے مذہب وہی ہے جو اولہ شرع سے ثابت اور یہان سے ظاہر کہ صوفی کو تقلید
مجتہد سے چارہ نہین ورنہ سید الطائفہ جنید بغدادی اور غوث اعظم و قطب عالم حضرت
سید عبد القادر جیلانی امام احمد رح اور شبلی رح امام مالک رح اور محاسبی رح شافعی رح
اور جریری اور ابراہیم ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید بسطامی اور
فضیل بن عیاض اور داود طائی اور خلف بن ایوب اور ابو حامد لفاف اور عبد اللہ
بن مبارک اور وکیع بن جراح اور ابو بکر وراق رح امام اعظم رح کے تقلید نکرتے ہیں
یہہ قول کہ الصوفی لا مذہب لہ یعنی صوفی کہ وہ تقلید مجتہدین نہین کرتا اپنے کشف و الہام
پر چلتا ہے محض بے اصل کبھی واقعات و معاملات کو الفاظ مصطلحہ سے تعبیر کرتے ہین
مثلاً خرابات سے خرابی نفس امارہ اور کباب سے طالب کا دل سوختہ اور خشم سے
لطف دوست اور زلف سے اوسکا قرب یا ظلمت عتاب اور روے یار سے

اوسکی توجہہ اور عنایت اور شراب مستی سے شراب محبت اور شکر طریقت اور محبت
سے وہ چیز جو مانع سلوک ہو اور اسکے سوا مراد لیتے ہین ناقص اونہین لغت یا عرف
عام یا دوسری اصطلاح پر حمل کرکے خبط مین پڑتے ہین اور جو لوگ مذاق تصوف اور
اوسکے اصطلاحات سے واقف نہین اون کلمات طیبات کو ہذیان اور بیہودہ
سمجہہ کر بے اعتقاد ہوجاتے ہین ؎ نواے بلبلت ای دل کجا پسند افتد ۔ کہ گوش
خویش بہر غان ہرزہ گو داری ۔ کسی نے ایک کامل سے پوچھا معاملہ تمہارا خدا سے
کسطرح ہے فرمایا جب سے اوسے پہچانا گناہ نہ کیا عرض کیا کب سے پہچانا کہا جب
سے لوگون نے دیوانہ جانا بلکہ جسقدر دنیا سے بے رغبتی اور قطع تعلق زیادہ ہوتا ہے
انداز اونکے کلام کا اور کیفیت اونکے افعال کی اہل دنیا سے جدا ہوجاتی ہے
ہر کس وناکس کو کہ طرز سخن سے آشنا نہین اونکے کلام کو اپنے عقاید باطلہ اور خیالات
فاسدہ پر حمل کرنا یا اوپر طعن و اعتراض نہین پہونچتا ہر قوم کی ایک اصطلاح ہے
ولا مناقشتہ فی الاصطلاح کیا شریعت ایسی لوگون کی نسبت جو لذات دار فانی
سے مونہہ موڑ کر ہمہ تن مجاہدہ نفس و ہوا مین مشغول اور شوق و محبت مولے مین مستغرق
ہین حسن ظن کا حکم نہین کرتے اور اوپر طعن و تشنیع کی اجازت دیتے ہی اپنے عیبون
کو نہ دیکہنا اور اونکے اقوال و افعال کو بلا دریافت حقیقت حال عیب ٹہیرانا نری
بیحیائی ہے جسے حلیہ طریقت و شریعت سے آراستہ دیکہہ اوسکے جناب مین
اعتقاد رکہہ زیادہ تفتیش بیکار ہے کہ ناقص و کامل و مدعی و راست باز مین
فرق دشوار رب اشعث اغبر لو اقسم باللہ لابرہ ؎ خاکساران جہان را
بحقارت منگر ۔ توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد ۔ بلکہ باوجود اتباع
شرع اگر اونسے احیاناً کوئی بات بیجا واقع ہو تو اونکی خوبیون پر نظر کرکہ ایک
گناہ ہزارون خوبیون کو زائل نہین کرسکتا بلکہ امر بالعکس ہے ان الحسنات
یذہبن السیئات اور اونکی خاک پا کو توتیاے بصیرت بناکہ قطع اس راہ کا
بے دستگیری مرشد کامل اور رہبر دانا سخت مشکل واقف کار چاہیے کہ راہ کے

نشیب و فراز سے خبر دے ؎ دریا و کوہ در رہ و من خستہ و نحیف + اے خضر
پے خجستہ مدد دہ بہمتم + اور جو شومی بخت سے دامن دولت اونکا ہاتھہ نہ آوے
سینہ عقیدت بھی خالی نہ رہے سے خالی نہین ان لم یصبہا وابل فطل العزیز وہ امان زمین
و زمان و رونق کون و مکان ہین نسب آدم کا انکے دم سے قایم ہے اور خاک
قدم اونکی زینت معمورۂ عالم ہمت عالی اونکی زمین و آسمان و عرش و کرسی سے
تعلق نہین رکھتی جس جگہہ اونکی نظر ہوتی ہے تیری عقل نہین جاسکتی وہ بشر ہین
مگر بے شر اور تو اخیر بول اونکا تیرے قول سے بہتر کہ بول اونکا کافر کو مسلمان کرتا ہے
اور تیرا قول تیرے کام بھی نہین آتا کہتے ہین ایک بزرگ نے قارورہ کسی کافر طبیب
کے پاس بھیجا دیکھتے ہی مسلمان ہوگیا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین کا دعوی اونہین زیب دیتا ہے اور ایاک نعبد وایاک
نستعین اور ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہنا اونہین لائق
اور بجا قضاے الہی پر راضی و شاکر ہین اور پتھر اور سونا کہ محبوب عطا کرے اون کے
نزدیک برابر پہلا قدم اونکا ترک ماسوی ہے دوسرے قدم کا بیان کون کرسکتا ہے
عرش اونکی تکلیف سے ہل جاتا ہے اور پاؤن اونکا جادۂ استقامت سے
نہین ٹلتا اہتز العرش بموت سعد بن معاذ جو چاہتے ہین خدا کرتا ہے کہ وہی چاہتے
ہین جو خدا چاہتا ہے لقد وافقک ربک یا عمر موت کو راحت سمجھتے ہین کہ مرنا
اونکا جینا ہے ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ
عالم دوام ما + بے فوج و لشکر حکم اونکا عالم مین جاری ہے اور ایک جہان
اونکی اطاعت کرتا ہے ؎ بے ساقی و بے شراب مستیم + بے تخت و کلاہ
کیقبادیم + لذات جسمانی کو ناقص و فانی جانکر پاے طلب راہ دوست مین رکھتے
ہین اور کوہ طور طلب پر چڑہ کر موسی وار نعرہ ارنی مارتے ہین جواب لن ترانی
سنکر دلتنگ نہین ہوتے اور طلب سے ہاتھہ نہین اوٹھاتے جور و قصور اپنے غادون
کے لیئے پسند نہین فرماتے اگر دونون عالم پر اختیار دیے جاوین قناعت نہین

کرتے کہ ما فوق الدنیا والآخرۃ ابھی باقی ہے ۵ گر ہر دو جہان دہند مارا ✦
چون وصل تو نیست ہیچ نخواہیم ✦ آٹھوان فرقہ نماز و روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے
اوسکی صحبت وفساد سے کام نہین رکھتا اکثر معاملات اونکے نادانستہ سود اور
فاسد ہوجاتے ہین نہ آپ جانتے ہین نہ کسی سے پوچھتے ہین بلکہ عالم کی صحبت
اور وعظ ونصیحت سے گھبراتے ہین اور جو کسی کی خاطر سے سن لیتے ہین تو
عمل نہین کرتے افسانہ بیہودہ سمجھتے ہین اہل عملہ و وکلا کے گھر جانا فخر اور علما
کی خدمت مین حاضر ہونا عار ہے ایک مقدمہ کچہری مین بیس وکیلون سے دریافت
کرکے دائر کرتے ہین شریعت کی تحقیق سے انکار ہے جو لوگ علم سے کسیقدر بہرہ
رکھتے ہین علما سے بھی تحقیق مسائل کرتے رہتے ہین کیا یہ کندہ ناتراشیدہ
اونسے زیادہ جانتے ہین کہ علما سے استفسار کی حاجت نہین رکھتے اگر علما کی
صحبت کہ درحقیقت کیمیاے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتون
سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت مین بہت دولت عقبے کی ہاتھہ آتی حدیث
مین ہے عالم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیمارون کی
عیادت اور ہزار جنازون پر حاضر ہونے سے بہتر ہے بزرگان دین فرماتے ہین
بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ ہے جو علما و مشائخ کی خدمت مین حاضر
ہو اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے گھر جاوے
اور اونکے لیے امر دین مین مداہنت کرے نقل ہے امام احمد رح امام شافعی رح
کی گھوڑی کے ساتھہ سر بازار دوڑتے یحیی بن معین نے کہا اے احمد باوجود اس علم
وفضل کے تم شافعی کے رکاب مین دوڑتے ہو فرمایا اگر تم قدر و عظمت علم سے
واقف ہوتے مین داہنے طرف دوڑتا ہون تم بائین طرف دوڑتے یہ حال ائمہ
مجتہدین اور پیشوایان دین کا ہے دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو ذلیل سمجھے اور
علما کی خاک قدم سے عار کرے بعض صاحب اس قسم کی باتین سنکر یہ عذر
کرتے ہین اول علما باہم اختلاف رکھتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کس کی

قول پر عمل کرین جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو باتین مجتہدین امت اور ائمہ ملت نے
وبعد ملاحظہ نصوص کتاب وسنت بکمال تحقیق ورد وکد وبحث وتفتیش ورعایت
وجہ ترجیح وتطبیق ودفع تعارض ادلہ باوجود اون امور کے جو اس کام کے لیے ضرور
ہین شہرا دین اور اشعریہ ماتریدیہ نے سلفا وخلفا معتبر رکہین اور بابہ الامتیاز قرار
دین کہ یہہ مذہب اہل سنت ہے اور خلاف اسکا بدعت باب عقاید مین کافی ہین
اب اگر کوئی بدمذہب خلاف اونکے بیان کرے اور براہ کج فہمی اور جہل مرکب
کسی آیت حدیث سے سند لائے قابل لحاظ نہین اور نہ کسی نئی بات کے عوام
کو حاجت علماء سے صرف اسقدر دریافت کرلین کہ یہہ عقیدہ صاف صریح کتب
معتد اولہ اہل سنت مین مذکور ہے یا نہین اگر نشان دین واجب التسلیم ہے اور
جو تصریح نہ دکہا سکے اوسکی بات پر اصلا اعتماد نکرین کہ سلف صالح نے اس بات
مین کوئی بات جسکی عوام کو ضرورت ہو اوٹھا نہین رکہی اور حدیث مین آیا ہے

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث مالم تسمعوا انتم ولا آباءکم

فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے کہ جو
باتین تمنے اور تمہارے باپ دادانے نہ سنین تم سے بیان کرینگے پس تم اونسے بچو
اور اونہین اپنے سے دور رکہو کہ تمہین گمراہ نکرین اور فتنے مین نہ ڈالین بلکہ یہی
اعمال ہمیشہ سے خواص وعوام مین مشہور اور اب بہی حرمین شریفین وغیرہما بلاد
دار الاسلام رائج ومعمول ہین بے تکلف کرین اونکی ممانعت مین کسی کی بات
نہ سنین ہان جس فعل کو علماے دین سلفا وخلفا منع کرتے رہے گو عوام کے
نزدیک محبت خدا ورسول کا مقتضی اور شوکت اسلام کا سبب ہو جائز نہین اس
سہل تدبیر سے عقائد اونکے بخوبی صحیح ہو جاوینگے اور بہت جہگڑون سے محفوظ رہینگے
البتہ مسائل نماز وروزہ وحج وزکوۃ وغیرہا واجبات اور بیع وشرا وہبہ واجارہ و
رہن اور دیگر معاملات کی تحقیق جنمین علماے عصر کو اختلاف ہے اور کتب فقہ مین
بہی دونون طرحکی روایات واقوال مذکور ہین عوام کو دشوار ہے اردو فارسی کے

اکثر رسالون پر اعتماد کلی نہین کر سکتے کہ نقل مضمون و ترجمہ مین خطا محتمل ہے اور
بر تقدیر صحت معلوم نہین کس کتاب سے کیسی روایت اخذ کی ہے لیکن ایسے مسایل
مین ایک جانب راجح اور مفتی بہ ہوگی یا فتوے بہی مختلف ہوگا پہلی صورت مین فتوے
اور رجحان دریافت کرلین اور دوسری صورت مین جس قول پر چاہین بفراغ خاطر
عمل کرین یہہ اختلاف عوام کے حق مین سراسر رحمت ہے اسی مانع صحبت علما و تحقیق
مسائل اور وجہہ بے اعتقادی و موجب طعن و تشنیع اہل علم قرار دینا سخت نادانی اور
جہالت ان حضرات کو نہ مسائل کا شوق نہ استفسار کا سلیقہ ناحق جہوٹے عذر بناتے
ہین اور علما کو برا ٹہیراتے ہین مانند اوس فاسقہ کے کہ ناچنا نہین جانتی اور
صحن کو ٹیڑہا بتاتی ہے **دوسرا عذر** علم اس زمانہ مین کہان ہے اور عالم کون
ہے جسکی طرف رجوع اور مسائل کی تحقیق کرین یہہ سالبہ کلیہ بالبداہت باطل ابہی
فضل الہی سے ان بلاد مین ہر علم کے ماہر موجود ہین کہ طلبہ ہر قسم کی کتابین اونسے
پڑہتے ہین اور عوام کو عبادات اور معاملات مین جس مسئلہ کی حاجت ہوتی
اونسے دریافت کرسکتے ہین باوجود اسکے علم کو عنقا سمجہا جوش جنون و مالیخولیا
ہے کیا تمہاری ہدایت کے لیئے اس قدر علم کافی نہین اوسکے مراتب کی
تحقیق اور کم زیادہ کی تفتیش محض بیفائدہ ہے جس حالت مین تم علم کی ماہیت
سے آگاہ نہین تو کامل و ناقص مین کس طرح تمیز کرسکتے ہو تمہارے نزدیک کمال
و نقصان علم کا مدار ان باتون پر ہے زید کو بات خوب یاد رہتی ہے عمرو نے
کامل سے پڑہا ہے بکر خوش بیان ہے لوگ اوسکے وعظ پر لوٹ جاتے ہین خالد
نے کتابین اوستاد سے کم پڑہین صالح شہر سے باہر نہین گیا اس سے کچہہ غرض
نہین کہ بدون ذہن سلیم اور عقل صائب اور محنت شاقہ حافظہ اور اسیطرح مجرد
نسبت کامل سے اور خوش بیانی جاہل کی بیکار ہے اور خالد کی استعداد کتابی
اور قوت فہم بعنایت الہی کس مرتبہ مین ہے اور محنت و ریاضت سے کسقدر بلکہ
ہم سے بچا یا ہے اور سفر کو تحصیل علم مین دخل ہے یا نہین غضب تو یہہ ہے بعض

طلبہ بھی علم کو کالمعدوم اور بعض خاندانون کی خاص جاگیر سمجھتے ہین یہان تک کہ
اگر وہ لوگ نہ پڑہاوین دوسرے سے نہین پڑہتے اور دولت علم سے محروم رہتے
ہین اور اپنے ظن فاسد پر اعتماد کرکے عمر عزیز برباد کرتے ہین ان ناواقفون نے
عوام کو علما کی جناب سے زیادہ بے اعتقاد کردیا بلکہ بعض اشخاص کہ اس کوچے
سے فی الجملہ آشنا ہین خبط مین پڑگئے اس مین شک نہین کہ علم کو نہایت تنزل
ہے اور بعض بلاد اور اکثر قصبات علما سے خالی ہوگئے لیکن وہان کے لوگون کو
اگر خدا کا خوف اور دین کا شوق ہو دوسرے شہرون خصوصاً رامپور سے کہ ان دنون
بسبب قدردانی جناب نواب صاحب بہادر زاد اقبالہٗ والی بلدہ مذکور کے دارالعلم
اور مجمع علما ہے تحقیق کرسکتے ہین اور یہہ تنزل بھی وہان کے باشندون کی کم ہمتی
اور بیحمیتی کا نتیجہ ہے اتفاق کرکے ایک دو فاضل ہر شہر اور قصبہ مین بلاوین اور
اپنے لڑکون کو علم دین پڑہاوین اور انکو ترغیب دین اور حوائج ضروریہ مین انکی
مدد کرین چند روز مین علم کی ترقی ہوجاوے ورنہ یہہ نماز روزہ رسمی بھی نرہیگا
اور سوا ختنے اور گاے کہانے کے ہندو و مسلمان مین کچہ فرق نہوگا کیا یہہ حالت
گوارا ہے کہ ترویج علم سے اس درجہ غافل ہین حکام وقت کو ایسے امور سے
تعرض نہین تو سوا شیطان اور نفس امارہ کے جنہین ان لوگون نے اپنا حکم
ٹہیرایا ہے کون مانع ہے ہزارون روپیہ بیفائدہ کامون مین صرف کرتے ہین نہ
اوسوقت قرض کا خیال آتا ہے نہ قلت معاش اور حفظ جائداد پر نظر ہوتی ہے
کہتے ہین ان کامون کو چہوڑنا وضعداری کے خلاف ہے اور نیک کامون مین
ایک حبہ خرچ کرنا شاق ہے ادنی حیلہ سے چہوڑ دیتے ہین اور وضعداری مین بھی
بٹہ نہین لگتا پہر اگر کوئی منسوب بعلم اپنی کجفہمی یا طمع دنیا سے اونکے قابو مین آجاتا
ہے تو طویلے کی سب بلا اوسکے سر دہرتے ہین کہ ہم کیا کرین مولوی صاحب اسکام
کو منع کرتے ہین آیا وہ مولوی صاحب سود اور زنا اور رقص دیکہنے کو بھی منع کرتے
ہین اور تم اونکے کہنے پر عمل کرتے ہو یا صرف لاتصرف مین اونکا اعتبار باقی وعظ و

دنیا کی طلب اور جاہ و مال کی تحصیل مین مصروف ہین تحقیق مسائل اور تکمیل دین کا اصلا شوق نہین علما پر بیفائدہ الزام دہرتے ہین مثل مشہور ہے ع خوے بدرا بہانہ بسیار ۔ نواہان فرقہ نہ نماز پڑہتا ہے نہ روزہ رکہتا ہے ہزارون روپے پاس ہین ایک حبہ زکوۃ کا نہین دیتا باوجود قدرت حج ادا نہین کرتا زنا اور لواطت اور شراب اور رقص و سرود اور کبر و حسد اور کذب و بہتان اور بیاج اور رشوت اور بدخلقی اور اتباع ہوا اور عجب و ریا اور ظلم اور غضب اور مکر و خیانت وغیرہا منہیات شرعیہ مین مبتلا ہے ان لوگون کو نہ خدا کا خوف نہ رسول سے شرم نہ قیامت پر یقین کامل لذات دنیا کو بہشت اور اوسکے رنج و مصیبت کو دوزخ سمجھتے ہین دین و مذہب سے اصلا غرض نہین رکہتے باوجود اسکے اگر کوئی اونہین احمق کہے لڑنیکو تیار ہوتے ہین ان نادانون سے پوچھو نماز روزے کو فرض اور زنا وغیرہ محرمات شرعیہ کو حرام جانتے ہو یا نہین تقدیر ثانی مستلزم انکار قران ہے اور بر تقدیر اول دوزخ اور قیامت کو بہی مانتے ہو یا نہین پچہلی صورت صریح کفر ہے اور پہلی صورت مین ترک صوم و صلوۃ و ارتکاب محرمات سراسر حماقت اوس سے زیادہ احمق کون ہے جو شیطان اور نفس امارہ کی پیروی کرے اور بادشاہ قہار و جبار کا حکم ٹالکر اپنی جان دوزخ کے سخت عذابون مین ڈالے دنیا کے ہر معاملے کو خوب سوچتے ہو جسکے انجام مین کچہہ بہی نقصان نظر آتا ہے چہوڑ دیتے ہو ذرا ان افعال شنیعہ اور حرکات قبیحہ کی سزاؤن پر بہی نظر کرو اور جو وعید اونمین وارد ہین غور سے دیکہو قال اللہ تعالے فویل للمصلین الذینہم عن صلوتہم ساہون اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین العزیز نماز مین کسل و سستی علامات نفاق سے شمار کیے گئے اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی اور امارات تکذیب سے ٹہیرے واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل یومئذ للمکذبین دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین نماز برپا رکہو اور مشرکون سے مت ہو جاو اسی جگہ سے اور بہت صحابہ تابعین اور امام احمد

تارک صلوٰۃ کو کافر کہتے ہین اور امام اعظم رح اگرچہ کافر نہین کہتے مگر حبس دوام کا حکم
دیتے ہین اور تارک صوم کی نسبت بھی بروایت ابوالعلی ہین وارد کہ وہ کافر جایز
القتل ہے اللہ تعالے فرماتا ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی
سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور اوسے خدا
کی راہ مین خرچ نہین کرتے یعنے زکوٰۃ نہین دیتے اونہین بشارت دے ساتھہ دکھہ
دینے والی مار کے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم جسدن
گرم کیا جاویگا وہ سونا اور چاندی دوزخ کی آگ مین پھر داغے جاوینگے اوس سے
اونکی پیشانیان اور کروٹین اور پیٹھین ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے
اونسے کہا جاویگا یہہ وہ ہے جو تمنے جمع کیا اپنی جانون کیلیے پس چکھو جو تم جمع کرتے
تھے اور بعد بیان فرضیت حج کے ارشاد ہوتا ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین
اور جو کفر کرے پس تحقیق خدا بے پروا ہے سب جہان سے اور سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم معاذ رض کو وصیت فرماتے ہین کسی شے کو خدا کا شریک مت ٹھیرا اگرچہ تو
قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے اور مان باپ کو ناراض نکر اگرچہ تجھے تیرے
اہل و مال سے نکلنے کا حکم دین اور نماز فرض قصداً ہرگز مت چھوڑ کہ جو نماز فرض قصداً
ترک کریگا عہد خدا اوس سے بیزار اور دور ہوجاویگا اور ہرگز شراب مت پی کہ وہ
سر ہر بدکاری کی ہے اور اپنے نفس کو معصیت سے دور رکھہ کہ معصیت سے غضب
خدا کا نازل ہوتا ہے اور کافرون کے سامنے سے مت بھاگ اگرچہ لوگ ہلاک
ہوجاوین اور جب آدمیون مین موت پڑے اور تو اونمین ہو ثابت رہ اور تونگری
اپنی عیال پر صرف کر اور اونسے اپنی لاٹھی ادب کے لیے مت اوٹھا یعنی تادیب کے
لیے مار تا رہ اور اونہین خدا کے حق مین ڈرا اور فرماتے ہین سات خصلتون ہلاک
کرنیوالون سے اجتناب کرو شرک باللہ اور جادو اور قتل اوس جان کا جسکا قتل اللہ
نے حرام کیا مگر ساتھہ حق کے اور سود خوری اور اکل مال یتیم اور کافرون کی لڑائی
کے دن یعنے مقابلے سے پیٹھہ پھیرنا اور پارسا مسلمان بے بدکار بیخبر غافل عورتون کو زنا

کا عیب لگانا اور فرماتے ہین خدا کے نزدیک کوئی گناہ بدخلقی سے بڑا نہین
اسلئے کہ بدخلق کسی گناہ سے نہین نکلتا اگر دوسرے مین پڑتا ہے دوسرے حدیث مین
آیا ہے خلق بد اعمال کو اسطرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو ابن ابی الدنیا کے حدیث
مین ہے امل کو تاہ کرو اور اپنی اجلین آنکھون کے سامنے رکھو اور خدا سے حق
شرمانے کا شرماؤ اور فرماتے ہین قیامت کے دن ریاکار کو پکارینگے اے فاجر اے
غادر اے کافر اے خاسر تیرا عمل گم گیا اور اجر تیرا حبط ہوا جا اپنا اجر اوس سے لے
جسکے لیے عمل کرتا تھا اور فرماتے ہین دنیا اوسکا گھر ہے جسکے لئے گھر نہین اور اوسکے
لئے وہ جمع کرے جسے عقل نہین اور فرماتے ہین اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے
بازو برابر قدر رکھتی کسی کافر کو اوس سے ایک گھونٹ نہ پلاتا اور فرماتے ہین چاپلوسی
اخلاق مومن سے نہین مگر طلب علم مین اور فرماتے ہین جسکے دل مین ذرہ برابر
کبر ہوگا بہشت مین نہ داخل ہوگا اور فرماتے ہین قیامت کے دن خدا تین شخصون کی
طرف نظر رحمت نکریگا اور نہ اونہین پاک کریگا اور اونکے لیے دردناک مار ہے بوڑھا
زانی اور جھوٹا بادشاہ اور مفلس متکبر اور فرماتے ہین تین چیزین ہلاک کرنیوالے مین
بخل مطاع اور ہوی متبع اور اچھا جاننا آدمی کا اپنی جان کو اور فرماتے ہین صاحب
حسد اور نمیمہ اور کہانت مجھسے نہین اور نہ مین اوسے ہون یعنے مجھسے اور ان
لوگون سے کچھ علاقہ نہین اور ایک حدیث مین آیا جو شخص تین روز سے زیادہ
مسلمان کو چھوڑیگا دوزخ مین جاویگا اور فرماتے ہین غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے
جیسے ایلوا شہد کو اور فرماتے ہین نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے اور
نماز پڑہے اور لپنے کو مسلمان گمان کرے جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے
اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب امین کیا جاتا ہے خیانت
کرتا ہے اور فرماتے ہین سخی خدا سے قریب لوگون سے قریب بہشت سے
قریب دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور لوگون سے دور بہشت سے
دور دوزخ سے قریب ہے اور فرماتے ہین لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت

کیا گیا بندہ درہم کا اور فرماتے ہین جو حاجت سے زیادہ عمارت بناوے قیامت
کو اوسکے اوٹھانے کی تکلیف دیا جاویگا اور فرماتے ہین جو رحم نہین کرتا رحم نہین
کیا جاتا دوسری حدیث مین ہے رحمت نہین کھینچ لیجاتی مگر بدبخت سے اور
پروردگار تقدس وتعالے سے روایت فرماتے ہین قسم مجھے اپنی عزت کی اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نکرونگا دنیا مین مجھسے ڈریگا تو قیامت کو
اوسے نڈر کرونگا اور جو دنیا مین مجھسے نڈر ہوگا قیامت کو خوف مین ڈالونگا اور
فرماتے ہین قسم اوسکی میری جان جسکے قبضے مین ہے کوئی بندہ ایمان نہین لاتا
یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو اپنے لیئے دوست رکھتا ہے اور
فرماتے ہین کیا نہ بتادون تمہین تین بڑے گناہ خدا ے تعالے کے ساتھ شریک
کرنا اور ماں باپ کو ناراض کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور فرماتے ہین صدق نیکی
طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت کی طرف اور تحقیق آدمی سچ بولتا ہے یہانتک
کہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ فجور کی راہ دکھاتا ہے اور فجور دوزخ کے اور
آدمی جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے اور
فرماتے ہین آدمی کے پاس نامۂ اعمال اوسکا کھلا ہوا لایا جاویگا عرض کریگا اے
میرے رب فلان فلان نیکیاں کہ مینے کی تہین کہاں گئین کہ میرے نامے مین
نہین ارشاد ہوگا بسبب غیبت کرنے تیرے کے لوگون کو محو ہوئین اور خلق کو
فضیحت کرنے والون اور غیبت لگانیوالون کی نسبت فرمایا اللہ تعالے اونہین
کتون کے چہرون مین اوٹھاویگا اور مسلمان پر لعنت کرنیوالے کی نسبت وارد
ہوا اگر وہ مستوجب اوسکا نہین اسپر لعنت لوٹ آتی ہے اور یہی مضمون تکفیر
مسلمان کے باب مین آیا ہے اور فرماتے ہین ہر فحش بکنے والے کو جنت مین جانا
حرام ہے اور فرماتے ہین بہت مبغوض خدا کو بہت جھگڑنے والا ہے اور فرماتے
ہین جب تو سنے مرد کو کہ کہتا ہے لوگ ہلاک ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک
ہونیوالا ہے اور فرماتے ہین جو دنیا مین دورویہ ہوگا قیامت کو اوسکی دو زبانین

آگ سے ہووینگی اور فرماتے ہین اللہ تعالے غضب مین آتا ہے جب فاسق کی مدح
کیا جاتا ہے اور فرماتے ہین زیادہ گناہگار لوگون مین زیادہ بیہودہ گو ہے اور نامحرم
عورت کو دیکھنے کے باب مین فرماتے ہین شیطان کے تیرون سے ایک مسموم تیر ہے
اور فرماتے ہین قیامت کو سخت تر لوگون کے عذاب مین مصور ہین ایک روایت
مین آیا اونسے کہا جاویگا زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا اور جو سر باز کے حق مین فرمایا گویا
اوس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت مین ڈبویا اور کبوتر باز کو کہ کبوتر کے پیچھے جاتا تھا
کہا شیطان اپنے شیطان کے پیچھے لگا ہے اور فرماتے ہین جو زن حایض یا عورت کے
پیچھے سے جماع کرے یا کاہن کے پاس جاوے اور اوسے سچا جانے بتحقیق منکر ہو
اوسکا جو محمد علیہ السلام پر اتارا گیا اور فرماتے ہین جیسے قوم لوط کا سا عمل کرتے پاؤ
تو فاعل اور مفعول پر دونونکو قتل کرو اور جو چارپائے سے جماع کرے تو اوسے
اور اوسکے ساتھ چارپائے کو بھی مار ڈالو اور فرماتے ہین ماں باپ کی ناراضی سے
اپنے کو بچاؤ بتحقیق بہشت کی خوشبو کہ ہزار برس کی راہ سے سونگھی جاتی ہے قسم خدا
کی نہ سونگھیگا ماں باپ کو ناراض کرنیوالا اور نہ قطع رحم کرنیوالا اور نہ بوڑھا زانی
اور نہ تکبر سے ازار کھینچکر چلنے والا بجزین نیست کہ بڑائی خدا کے لیے ہے جو ساری جہان
کا پالنے والا ہے اور فرماتے ہین خدا کی رحمت نہین نازل ہوتی اوس قوم پر
جنمین قاطع رحم ہوتا ہے اور جو عورت مباشرت سے انکار کرکے شوہر کو ناراض
کرتی ہے اوسکی نسبت فرماتے ہین کہ فرشتے صبح تک اوس پر لعنت کرتے ہین
ابن عباس رض کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے مخنث مردون اور اون
عورتون پر کہ مردون کے ساتھ تشبہ کرتے ہین لعنت کی آپ فرماتے ہین جس نے
اپنے ہمسایہ کو ایذا دی پس بتحقیق اوس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی
پس بتحقیق اوس نے خدا کو ایذا دی اور فرماتے ہین واصل وہ نہین جو نیکی کے
بدلے نیکی کرے بلکہ واصل وہ ہے کہ جب اوسے قطع رحم کیا جاوے وصل کرے
ع بدی را بدی سہل باشد جزا ۰ اگر مردے احسن الے من اسا ۰ اور فرماتے

ہین تم مین بہتر وہ ہے جو اپنی اہل کے لیے بہتر ہے اور مین تم مین اپنی اہل کے لئے
بہتر ہون اور فرماتے ہین بدتر تم مین وہ ہے جو تنہا کہاتا ہے اور اپنے لونڈی غلام کو
مارتا ہے اور فرماتے ہین آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس دیکہہ کس کے
ساتہہ دوستی رکہتا ہے ونعم ما قال العارف الرومی **ابیات** دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد + مار بد تنہا ہمین بر جان زند + یار بد بر جان و بر ایمان زند +
اور فرماتے ہین بدگمانی سے دور رہو کہ بدگمانی سب باتون سے زیادہ جہوٹی ہے اور
لوگون کے عیب تلاش نکرو اور آپس مین حسد نکرو اور بغض نرکہو اور باہم پیٹہہ نہ پہیرو
یعنی قطع النسبت نکرو اور خدا کے بندے آپسمین بہائی ہوجاؤ اور فرماتے ہین جو ہمارے چہوٹے
پر رحم نکرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے ہمسے نہین ایک روز آپ نے یارون سے پوچہا مفلس
کون ہے عرض کیا جو مال و متاع نرکہتا ہو فرمایا میری امت سے مفلس وہ ہے کہ قیامت
کے دن نماز روزے اور زکوۃ کے ساتہہ حاضر ہو اس حال پر کہ اسے گالی دی اور
اسنے تہمت زنا کی لگائی اور اسکا مال کہایا اور اسکا خون بہایا اور اسے مارا نیکیان اسکی
ان لوگون کو دیجاوین جب نیکیان تمام ہوجاوین اور حقوق باقی رہین مظلومون کے
گناہ اوسپر ڈالے جاوین پس دوزخ مین ڈالا جاوے اسیطرح سب معاصی اور
گناہون کی نسبت وعید شدید وارد اور اونپر سخت سزائین مقرر ہین باوجود اس کے
نفس کو خواہشون سے نہ روکنا اور اوسکے تہوڑے مزے کے واسطے بڑی بڑی
مصیبتین اور دوزخ کی تکلیفین گوارا کرنا نری نادانی اور حماقت ہے بلکہ ان حرکتون
سے دنیا مین بہی ذلت اور رسوائی کے سوا کچہہ حاصل نہین ہر ذی عقل ایسے لوگون
کو بدرویہ اور برا سمجہتا ہے اور اونپر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے بہت بدکار کسبیونکی
دہول جوتی اور گالیان کہاتے ہین اور جو آپ کو بہت دور کہینچتے ہین وہ بہی اون
خبیثات کے کہ اکثر رنڈیون کی باندیان اور قوم کی کوٹنین اور چاریان ہوتی ہین
ہزار طرحکی خوشامد اور چاپلوسی کرتی ہین اور نخرے اور غمزے اوٹہاتے ہین نہ ان
باتون سے عزت جاوے نہ اونکی ریاست مین بٹہ لگے شراب خوار کیسی متعفن چیز

جسکی بدبو سے طباع سلیمہ کوسون بھاگتی ہین زہر مار کرتے اور اوسکے نشے مین بہک
کر لوگون کو اپنے پر ہنسواتے ہین اور افیونی ایک کڑوی چیز کہا کر بیلے جنگے بدن کو سست
اور عقل کو ضعیف کردیتے ہین اور پینک مین عجیب وغریب حرکتین کرتے ہین چورون
اور جواریون کی ذلت اور بہنگیڑون کی حماقت اور نادانی اور لوگون کی نگاہ مین
بیقدری آفتاب نیمروز سے اظہر ہے اور قیامت کی رسوائی اور خرابی اس سے کرورون
درجہ بدتر اور ارتکاب معاصی باعتماد اسکے کہ خدا رحیم وکریم ہے ہم کسیقدر گناہ کرین
وہ اپنے فضل وکرم سے بخشدیگا اور ہمارے پیغمبر شفیع المذنبین ہین شفاعت کرکے
بخشوا لینگے اور دروازہ توبہ کہلا ہے وقت مرگ ہم توبہ کرکے گناہون سے پاک
ہوجاوینگے سخت جہالت اور حماقت ہے جسطرح خدا کا رحم وکرم نہایت نہین رکہتا
اوسکا غضب اور غصہ بہی بہت سخت ہے رحمت پر بہروسا کرکے گناہ کرنا اور اوس کے
قہر وغضب سے نہ ڈرنا حماقت کا مقتضی ہے اور اوسکی قدرت پر اعتماد کرکے زہر نہ کہانا
اور رحمت پر اعتماد کرکے ورطہ معاصی مین پڑنا نرا جنون ومالیخولیا ہے کیا رحم وکرم
اوسپر واجب ہے اور وہ قہر وغضب نہین کرسکتا حضرت رسالت فرماتے ہین انی
ارے مالا ترون واسمع مالا تسمعون مین دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون جو
تم نہین سنتے اطت السماء وحق لہا ان تاط آسمان رویا اور اسکے لیے رونا واجب کیا
گیا والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربعۃ اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجد اللہ قسم
اوسکی میری جان جسکے قبضہ قدرت مین ہے آسمان مین چار انگشت جگہ نہین مگر
ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکہے خدا کو سجدہ کررہا ہے واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا خدا کی قسم اگر تم جانتے جو مین جانتا ہون تو تہوڑا ہنستے اور بہت
روتے وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ
اور عورتون کے ساتہ بچہونون پر لطف نہ اوٹہاتے اور جنگلون کی طرف خدا کی
جناب مین فریاد وزاری کرتے نکل جاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف
سے شب وروز کانپا اور رویا کرتے ایک روز جبرئیل علیہ السلام پیام لائے اے

ابراہیم اسقدر کیون روتا ہے کہین تو نے دوست کو دوست سے ڈرتے دیکہا ہے
کہا اے جبرئیل جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بہول جاتا ہون اسیطرح
تمام انبیا و مرسلین و ملایکہ مقربین اوسکے خوف سے بید کی طرح کانپتے ہین ہرچند سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو منصب شفاعت عنایت ہوا اور شفاعت آپ کی کبایر و
صغایر کو شامل لیکن بعض مسلمانون کا ارتکاب معاصی سے دوزخ مین جانا اور بعض کا
بشفاعت آپ کے اوس سے نجات پانا بہی ثابت کیا قرنون دوزخ مین جلنا اور زقوم
و حمیم کہانا پینا اور طرح طرح کی مصیبتین جنکا ایک شمہ اہل دنیا پر تقسیم کیا جاوے ایک
بہی زندہ نہ بچے اوٹہانا سہل سمجہتے ہو کہ بیخوف و خطر خدا اور رسول کی نافرمانی اور شیطان
اور نفس امارہ کی فرمانبرداری کرتے ہو تمام عمر کا عیش و عشرت ایک ساعت کے رنج
و مصیبت دنیا سے مکدر ہوجاتا ہے دوزخ کے عذابون اور تکلیفون سے کب مقابل
ہوسکتا ہے پہر اس تہوڑے آرام و راحت کے لئے ایسی سخت مصیبتین گوارا کرنا دانائی
ہے یا نادانی سوا اسکے شفاعت و اسطے نجات کے مشروط با یمان ہے یہ کس طرح
معلوم ہوا کہ باوجود اصرار معاصی وقت موت تک ایمان قایم رہے گا اکثر گناہون سے
انجام کو ایمان جاتا رہتا ہے شیطان جس نے اسّی ہزار برس عبادت و ریاضت
کے بسبب تکبر کے تمام خلق سے بدتر ہوگیا اور بنی اسرائیل کہ پیغمبرون کی اولاد
تہے حسد اور حب دنیا اور دوستی مال و جاہ کے سبب حضرت رسالت علیہ افضل
الصلوۃ والتحیۃ پر ایمان نہ لائے اور قران مین صاف ارشاد ہوتا ہے انجام بدکارونکا
یہہ ہوا کہ اونہون نے خدا کی آیتین جہٹلائین ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان
کذبوا بایات اللہ توبہ آج سے کل آسان نہوگی آب دیدہ سے وضو کرکے جناب
الٰہی مین رجوع کرو کیا عجب دریاے رحمت جوش مارے اور لوث معصیت سے پاک
کردے ورنہ جڑ گناہ کی جسقدر زیادہ رہے گی زیادہ سخت ہوگی جب کل سخت دیکہیو
گے دوسرے دن پر ٹالوگے یہانتک کہ موت سر پر ناگہان آجاویگی پہر حسرت و ندامت
کے سوا کچہہ حاصل نہوگا اور گور مین یا قیامت کو اگر لاکہہ بار توبہ کروگے کوئی نہ سنے گا

بلکہ گناہون پر بہی اصرار ہے تو دنیا کا عیش و عشرت بہی جسکے لیئے عذاب آخرت گوارا کرتے ہو قریب الزوال ہے وہ وقت نزدیک ہے کہ سُرخ آندہی اور زلزلہ آوے اور کچھ لوگ زمین مین دہنس جاوین اور بعض کی صورتین مسخ ہون اور آسمان سے پتھر برسین ترمذی کی حدیث مین وارد اذا اتخذ الفیٔ دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع سلکہ فتتابع یعنی جب غنیمتین دولتین اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان قرار دیجاوے اور علم حاصل کیا جاوے نہ واسطے دین کے مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری اور مان کو نافرمان اور یار کو نزدیک اور باپ کو دور کرے اور مسجد وںمین لوگ چلا کر بیہودہ باتین کرین اور فاسق قبیلہ اونکا سردار اور ارذل قوم اونکا کفیل ہو اور مرد بخوف اوسکی شرارت کے تعظیم کیا جاوے اور گانے والی لونڈیان اور باجی ظاہر ہون اور شرابین پیجاوین اور اس اُمت کے پچھلے اگلون پر لعنت کرین تو ان امور کے نزدیک انتظار کرو سُرخ آندہی اور زلزلے اور زمین مین دہسنے اور صورت بدلنے اور آسمان سے پتھر گرنے اور قیامت کی نشانیون کا کہ ایک بعد دوسرے کے پہونچین مانند لڑی کے جسکا ڈورا کٹ جاوے پس پے درپے گرین یعنی اشیاے منظومہ مسلمانو یہہ سب علامتین اس زمانے مین موجود ہین اب بہی ان حرکتون سے باز آو اور خدا سے ڈرو اور اندہون کی طرح چاہ ضلالت مین مت گرو اور ان مصیبتون مین جنکے ذکر سے کلیجہ مونہہ کو آتا ہے اور خوف سے تپہ پہٹا جاتا ہے مت پہنسو خدا تعالے مجہے اور تمہین ان بلاؤن اور دنیا و آخرت کے سب عذابون اور مصیبتون سے بچاوے اور شیطان اور نفس امارہ کی پیروی سے بچا کر طریق مستقیم شریعت اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رکہے اور وقت آخر ایمان کے ساتہہ اوٹہا کر اوس جناب کے

شفاعت اور انواع کرامت سے مشرف فرماوے وہو بالاجابۃ جدیر و علی مایشاء
قدیر **دسوان فرقہ** جامع عیوب عالم یعنی نفس امارہ اس ننگ بنی آدم کا کہ
باعتبار اس جامعیت کے حکم جماعت مین ہے راتدن شیطان کی خدمتگاری کرتا ہے
ایکدم یاد مولےٰ کی طرف راغب نہین ہوتا شب و روز غفلت مین گرفتار ہے اور نیک
کامون سے بیزار ہے ع روز و شب کھانا ہے یا سونا تجھے + چاہیئے اس حال پر رونا تجھے
اے نفس سرکش تو شرارت سے باز نہین آتا اور ہر وقت نیا رنگ لاتا ہے ع چون
گرسنہ میشوی سگ میشوی + سخت تر بیوند و بدرگ میشوی + چون شدے تو سیر مردارے
شدی + بیخبر افتادہ دیواری شدے + پس دمے مردار و دیگر دم سگے + کے کنی در رہ
شیران خوش تگے + ہر چند خدا و رسول کو شفیع لاتا ہون اور سکرات موت اور گور کے
سختی اور محشر کے ہولون اور دوزخ کے عذابون سے ڈراتا ہون اپنی شرارت اور کبر و
نخوت سے ہاتھ نہین اوٹھاتا اے نادان تو دو حرف پڑھ کر اسقدر مغرور ہوا کہ شہر مین
کسیکو اپنے برابر نہین جانتا و دستار خواجگی سر پر رکھکر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اونپر
طرح طرح سے طعن و تشنیع کرتا ہے تو بہی کتب درسیہ منطق و فلسفہ پڑھاتا ہے معلوم نہین
غرض تیری اس سے کیا ہے اور بہت گناہون مین مبتلا ہے اور جیسے سمجھا ہے تجھے تجھپر
اعتماد نہین خدا جانے کسلیئے باز رہتا ہے اے احمق اپنے عیب نہ دیکھنا اور لوگون کے
عیوب پر نظر کرنا کب روا ہے بلکہ مسلمان حکم آئینہ مین ہین درحقیقت وہ تیری عیب
ہین جو اونمین دیکھتا ہے ہر چند تو کہتا ہے مجھے مسلمانون پر طعن و تشنیع اور اونکی
عیب جوئی مقصود نہین بلکہ صرف خیرخواہی و نصیحت منظور ہے لیکن مجھے تیرے مکر و فریب
و حیلہ و دغا سے سخت اندیشہ ہے شاید اس پردے مین اپنا کام نکالتا ہے احمد بن
ارقم بلخی رح فرماتے ہین ایک سال نفس نے جہاد کی رغبت دلائی مینے سوچا خدا تعالیٰ
اوسے امارہ بالسوء فرماتا ہے یقیناً اس رغبت مین کچھہ فریب ہے کہا اے نفس اگر
تنہائی سے گھبرا کر اس حیلے سے شہرون اور بازارون کی سیر اور لوگون سے ملاقات
کیا چاہتا ہے تو مین جنگل کی راہ سے چلونگا اور کسی سے ملاقات نکرونگا اسپر بہی

راضی ہوگیا پہر کیا بے ہتہیار دشمن سے لڑونگا اور سب سے پہلے اپنی جان خدا کی راہ
مین قربان کرونگا یہ بہی منظور کرلیا اوسوقت مین حیران ہوا اور جناب الہی مین عرض
کیا الہی تیرا کلام سچا ہے اور یہ النفس جہوٹا ہے اوسکے مکر و فریب سے آگاہ فرما عنایت
الہی نے اوسکی غرض پر مطلع کیا کہ احمد میری کسی خواہش پر عمل نہین کرتا رات دن تنہائی
مین مجہے قتل کرتا ہے کاش میدان مین مارا جاؤن کہ ہر روز کی موت سے نجات اور
لوگون مین شہرت اور عزت پاؤن ای نفس یوسف علیہ السلام باآن عظمت مقام فرماتے
ہین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء مین تیرے مکر و فریب سے کیونکر بیخوف و
خطر ہوجاؤن خواجہ ابراہیم خواص رحہ نے ملک روم مین ایک راہب کو کہ ستر برس
سے رہبانیت اختیار کی تہی دیکہا فرمایا رہبانیت چالیس برس سے زیادہ نہین کہا
اے ابراہیم اپنے نفس کو بند کیے اور خواہشون کو روکے بیٹہا ہون تا اس شوریدہ
سر کے شر سے خلق کو بچاؤن یہہ رہبانیت نہین بلکہ سگبانی ہے اے ابراہیم کسی
سے کام نہ رکہہ اپنے نفس کی فکر کر اور اوس سے غافل مت ہو کہ ہوائے نفس ہر روز
نئی طرح کا لباس پہنکر دہوکا دیتی ہے ہزار طرح اس دم سگ کو سنوارے کجی سے
باز نہین آتی اور ایک دم کی غفلت مین زنجیرین توڑ کر قابو سے نکل جاتی ہے
پہاڑ ناخن سے کاٹنا سہل ہے اور اس گمراہ کو راہ پر لانا سخت مشکل سہل
شیر سے دان کہ صفہا بشکند + شیر آن باشد کہ خود را بشکند + اسی لیے مردان دین
اس سے ہوشیار رہتے ہین اور اوسپر قہر و عتاب اصل کار سمجہتے ہین ایک بزرگ فرماتے
ہین مخالفت نفس مدار کار ہے اور جو اوسے شمشیر ریاضت سے ہلاک کرتا ہے مراد کو
پہونچتا ہے من قتل نفسہ فانا دیتہ کسی نے خواجہ جنید رح سے پوچہا وصل کسے کہتے
ہین فرمایا ترک ہوا و ہوس کو خواجہ ابوتراب نخشبی سے پوچہا توبہ کیا ہے فرمایا ہوا و
ہوس چہوڑنا اللہ تعالے فرماتا ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ و
کان امرہ فرطا اوسکی پیروی نہ کر جسکا دل ہمنے اپنی یاد سے غافل کردیا اور اپنی
خواہش پر چلا اور کام اوسکا ضایع ہوگیا افرءیت من اتخذ الہہ ہواہ کیا تونے اوسے

دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھیرالیا بل اتبع الذین ظلموا اهواءهم بلکہ ظالمون
نے اپنی خواہشون کی پیروی کی ولا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله خواہش کی
پیروی نہ کر کہ خدا کی راہ سے تجھے بہکا دیگی ر اتبع هواه فتردی اور اپنی خواہش پر
چلا پس اوس نے ہلاک کر دیا واما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی
فان الجنة هی المأوی اور جو خدا کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو
خواہش سے روکے پس بیشک بہشت ہی اوسکا ٹھکانا ہے اور حدیث مین وارد ہین
چیزین آدمی کو ہلاک کرنیوالی ہین بخل اور ہوا اور عجب بحر العلوم رح حاشیہ میر زاہد
جلالیہ مین ثابت کرتے ہین کہ ہوا ے نفس غلطی کا سبب ہے اگر ریاضت سے یہہ
آفت زائل ہو تو فطرت انسانیہ بے قواعد منطق ادراک مین خطا نکرے بعض کاملین سے
منقول ہے نفس کا پیرو اگر آسمان پر اوڑتا ہے خدا سے دور ہے ع ہر کہ این
سگ را کند بند گران ٭ خاک او بہتر زخون دیگران ٭ ابراہیم خواص کہتے ہین
مینے پہاڑ پر بہت انار دیکھے نفس نے خواہش کی چکھیے تو کھٹے تہے نہ کہائے ناگاہ ایک
شخص دیکھا ہزارون بڑ مین اوسکے بدن سے لپٹی ہین اور گوشت اوسکا نوچ کر
کہاتی ہین قریب جا کر سلام کیا کہا وعلیک السلام یا ابراہیم مینے متعجب ہو کر پوچھا
تمنے مجھے کس طرح پہچانا فرمایا جو خدا کو پہچانتا ہے ہر شے کو جانتا ہے مینے کہا تم
کامل نظر آتے ہو دعا کیون نہین کرتے کہ خدا تعالے یہہ بڑ مین دور کرے فرمایا
اے ابراہیم تو بھی خدا سے ایک حالت رکہتا ہے کس لیئے دعا نہین کرتا کہ
خواہش انار کی تیرے دل سے دفع ہو اے ابراہیم زخم بڑ ونکا اس عالم مین
اور زخم خواہش کا اوس عالم مین ہے ایک کامل کے نفس نے کسی کہانے کی
طرف رغبت کی اتفاقاً وہ شے اوسی وقت میسر ہو گئی تیس برس تک زبان پر
نہ رکھی بعد تیس برس کے سرور عالم صلے الله علیہ سلم نے خواب مین اجازت
دی اوسوقت کہائی پہر نفس کو دوسرے کہانیکی خواہش پیدا ہوئی فرمایا
اے احمق اگر تیس برس تو فریاد کرے تو شاید حضرت حکم دین اور بے حکم اونکے

سو برس تک تیرے کہنے پر عمل نکرونگا عتبۃ الغلام رح نے عبد الواحد بن زید رح سے
کہا فلان شخص وہ کام کرتا ہے جو مجھسے نہین ہو سکتے فرمایا وہ روکھی روٹی اور تو
چھوارون کے ساتھہ کہاتا ہے اگر تو بھی چھوارے چھوڑدے اوسکے برابر ہوجاوے
اوس دن سے عتبہ رح نے کبھی پکا کہانا نہ کہایا اور ٹھنڈا پانی نہ پیا ممیر دھوپ مین
خشک کرکے کہاتے اور پانی گرم کرکے پیتے ایک کامل کے نفس نے گناہ کی
خواہش کی گرم ریت پر لوٹتے اور فرماتے اے نفس ریت کی گرمی کا تجھسے تحمل نہین
ہو سکتا دوزخ کی حرارت کہ اس سے کرورون درجہ سخت ہے کسطرح اوٹھاویگا
احنف بن قیس چراغ پر انگلی رکھتے اور فرماتے اے نفس تونے فلان روز یہہ کام
اور فلان دن یہہ کام کیا احمد بن موسے خضری نے نفس کی خواہش سے ایک نوالہ
گرم روٹی کا مونہہ مین رکھہ لیا فوراً اتھوکدیا اور رو کر کہا خدایا شاید تجھے مجھپر عذاب
منظور ہے کہ خواہش کو مجھپر مسلط کیا ہے توبہ کرتا ہون معاف فرما مالک بن ضیغم رح
فرماتے ہین بیٹے بازار بصرہ مین ایک ترکاری بکتے دیکھی دیکھی نفس نے خواہش
چالیس برس ہوئے آجتک نہین کہائی حسان بن سنان رح نے ایک کہڑکی دیکھہ
کر پوچھا کسنے بنائی ہے پھر نفس سے کہا تجھے اوسکے پوچھنے سے کیا حاصل قسم خدا
کی تجھے اس حرکت کی سزا دونگا اور سال بھر روزہ رکھونگا ابو طلحہ رض نخلستان مین
نماز پڑھتے تھے اوسکے خیال مین رکعتون کی گنتی بھول گئی باغ خیرات کردیا
حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر گھوڑون کے دیکھنے مین قضا ہوئی سب
گھوڑے قتل کرا دیئے تمیم داری کی ایک رات سونے مین نماز شب قضا ہوئی اوسکے
جرمانہ مین سال بھر نہ سوئے ایعزیز خواہش نفس اصل سب بلاؤنکی اور جڑ سب گناہون
کی ہے قابیل کو اسی نے حسد کی رسی سے جکڑا اور فرعون کو جب ریاست کے
جال مین پھانسا موسی علیہ السلام نے خضر پر دو اعتراض کیئے صحبت برہم نہوئی تیسرے
مین خواہش کی بو پائی گئی لو شئت لاتخذت علیہ اجرا جدائی کی ٹھیری ہذا فراق
بینی و بینک زلیخا کو خواہش نے محتاج اور یوسف ع کو ترک ہوا نے صاحب تاج

کر دیا ابتدا ہر بدی کی اسی مفسد سے ہے شیطان بے مدد اسکے دخل نہین پاتا
اوسے بہی اسی نے وادی کبر و نخوت مین ہلاک کیا شیطان اگرچہ رگ و پے مین
دخل کر سکتا ہے مگر وہ زور بیرونی ہے اور یہہ گہر کا بہیدی اور دشمن درونی اور عداوت
اوسکی ظاہر اور اسکی پوشیدہ ہے اور چہپا دشمن ظاہر دشمن سے بدتر کہ آدمی اوس سے
ہوشیار رہتا ہے اور یہہ دہوکے مین ہلاک کرتا ہے ہر وقت گہات مین رہتا ہے
جب فرصت پاتا ہے بصیرت پر پردہ ڈالکر راہ حق سے بہکا دیتا ہے بلکہ یہہ محبوب ہے
اور انسان دشمن کی بات نہین سنتا اور محبوب کی بات بے تامل قبول کرتا ہے حبک الشیٔ
یعمی ویصم منصور حلاج فرماتے ہین علیک بنفسک فان لم تشغلہا شغلتک ؎ ترا
با نفس کافر کیش کاریست + بدام آرش کہ او طرفہ شکاریست + گرت مار سیہ
در آستین است + بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است + آدمی کو چاہیے ہر وقت اس مکار
دغاباز سے ہوشیار رہے اور زجر و توبیخ اور نصیحت و ملامت اور تہدید و عتاب اور قہر و
عذاب سے جسطرح ہوسکے قابو مین لاوے ؎ نفس فرعونیست اورا خوار کن +
تا نیارد یاد از کفر کہن + دشمن راہ خدا را خوار دار + دزد را منبر منہ بردار دار + اور
اوسکے خلاف پر کمر مضبوط باندہے اور لگام تقوی کی اوسکے مونہہ مین دے یہان تک کہ
سرکشی اور شرارت سے باز آوے اور حق کا مطیع اور منقاد ہوجاوے اوسوقت
اوسکی تعذیب سے ہاتہہ اوٹہاوے کہ دشمن کو جب دوستی ظاہر کرے اور اضرار
سے باز آوے ایذا دینا مروت سے بعید ہے فان جنحوا للسلم فاجنح لہا ہان اوسکی
دوستی پر اعتماد بیجا ہے مبادا دوست بنکر دشمنی کرے ؎ بر تواضعہاے دشمن
تکیہ کردن ابلہی است + پایبوس سیل از پا افگند دیوار را + البتہ اگر وقت اجابت
میسر ہووے دعا کرے الہی اس رہزن کو راہ سے اوٹہا اور مجہے اسکے مکر و فریب سے بچا
ابیات نفس من بگرفت سرتاپاے من + گر نگیری دست من اے واے من +
نے نازد این نفس سرکش چنان + کہ عقلش تواند گرفتن عنان + کہ با نفس و شیطان
بر آید بزور + نبرد پلنگان نیاید ز مور + بمردان راہت کہ راہی بدہ + وزین دشمنانم

پناہے بدہ + بیاکان کز الاثم دوردار + وگر زلتے رفت معذور دار +
الٰہی خدائی پاک بے انباز و یار + دست گیر و جرم ما را در گذار + یاد دہ مارا ثنای
رفیق + کہ ترا رحم آوردان بے رفیق + ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو + ایمنی از
تو مہابت ہم ز تو + گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن + مصلحی تو ای تو سلطان سخن +
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی + گرچہ جوی خون بود نیلش کنی + اینچنین میناگریہا
کار تست + اینچنین اکسیر ہا ز اسرار تست + اے مرہم ریش دلفگاران + ای
چارہ کار خاکساران + مگذار چنین ذلیل و خوارم + از راہ کرم برار کارم + سرگشتہ
مکن مرا ازین بیش + بنمائے رہم بجانب خویش + در وادی معصیت اسیرم + مگذار
کہ تشنہ لب بمیرم + ہر چند بدو گناہگارم + از لطف تو بس امیدوارم + خجلت زدہ ام
ز کردہ خویش + وز شرم سرے فگندہ در پیش + چون آمدہ ام بعذر خواہی +
نومید مکن مرا الٰہی + وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا و مولینا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ؁

تمت

تقریظ ابلفکر ناقص ہیچمدان محمد فرزند حسین احسن کارپرداز مطبع صبح صادق سیتاپور بطور خاتمہ

خدائے وحدہ لاشریک لہ جل جلالہ وعم نوالہ کی ثنا و صفت انسان سراپا جرم و عصیان سے
محال ہے لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ سے قدم آگے بڑھائے کیا مجال ہے ہماری ہدایت اور تعلیم
کے لئے کیسے کیسے انبیا اور مرسلین بھیجے اور نیک و بد سے آگاہ کیا خصوصاً محمد مصطفی احمد مجتبیٰ شاہ انبیا
افتخار ہر دو سرا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جیسے اولو العزم پیغمبر کی امت بابرکت میں پیدا ہونیکا
اعتبار بخشا شریعت غرّا کا چراغ ہم گم گشتگان بادیہ ضلالت کی رہنمائی کے واسطے شاہراہ
علم الیقین پر رکھا درستی انتظام ممالک بطون کے لئے اولیاے امت کو اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللہِ لَا یَمُوْتُوْنَ
وَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللہِ لَا خَوْفٌ الخ کے خلعت سے سرافراز اور اصفیا و صدیقین و شہدا کو تشریف
اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْہِمْ الآیہ سے ممتاز ہین مامور کیا شائستگی و صلاحیت مواد عالم
ظہور کے واسطے اتقیاے شریعت اور علمائے صاحب فضیلت اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

کو منصب ہدایت وارشاد دیا کہ جنھون نے کس کس تشریح اور تفصیل سے ہر قسم کی کتابین
تصنیف کرکے عام دیسی زبان مین شائع کین اور معاصی اور جرائم کے ترک کی ہدایتین
فرمائین اور اوامر ونواہی کی بھلائیان برائیان بتائین ہم لوگ اپنی شامت اعمال سے
ایسی باتین کب سنتے ہین اوس طرف کہان توجہ کرتے ہین کوئی عبد الوہاب نجدی کا طریقہ
پسند کرتا ہے کوئی سید احمد خانی وضع پر مرتا ہے کوئی چار ابرو کا صفایا کرکے قطب الارشاد
بنا ہے کوئی نماز وروزہ چھوڑ کر غوثیت کا دعوے کررہا ہے کوئی مسئلہ تفضیل مین بیجا بحث
وتکرار کرنے پر اڑا ہے کوئی نفس امارہ اِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ کے فریب مین پڑا ہے
غرض کہ علاوہ تفریق شیعہ وسنی کے خاص کر مذہب اہلسنت وجماعت مین کسقدر فرقہ ہوگئے
ہین سواد اعظم صراط المستقیم پر بہت کم قائم رہے ہین یا اللہ ہماری اس ضعیف حالت پر رحم
فرما اور ہمکو راہ راست دکھا اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کو اثر اجابت دے بلکہ راہ راست پر چلنے
کی ہمکو سعادت دے علما کے بیان مین وہ تاثیر پیدا کردے کہ کوئی شخص اجادہ سواد اعظم سے
باہر قدم نرکھے کتب ہدایت وارشاد کو وہ اثر دے کہ کوئی متنفس اپنی جان سے جدا ایک دم کبھی
اب ہم اپنے برادران دینی کو یہ مژدہ تازہ سناتے ہین جو کچھ علماے امت سے ہدایت وارشاد
وصراط المستقیم کا بیان سنا اور سنتے آتے ہین اوسے آنکھون نے دکھاتے ہین اور خیر خواہی کی
راہ سے سمجھاتے ہین کہ یہ کتاب جسکا نام ہدایۃ البریہ ہے نقد جان دیکر خرید تو جو کچھ اسمین لکھا ہے
گوش ہوش سے سنو اور بسر دل سے عمل کرو جس ضلالت اور گمراہی کی راہ اختیار کی ہے
قطعاً چھوڑ دو یہ کتاب ایک فاضل اجل وعالم باعمل حامی شریع متین شارع دین مبین مروج
احکام شریعت ماہر علوم طریقت وحقیقت مولوی محمد نقی علی خان مغفور بریلوی کی منجملہ
دیگر تصانیف کے عمدہ یادگار ہے کتاب کے ملاحظہ سے سعی وکوشش مولف کی آشکار ہے آپ نے
نہایت جد وجہد سے اون چند فرقونکا جو اہل سنت وجماعت مین بالفعل ہوگئے ہین ابطال
فرمایا ہے کفر وضلالت کے ترک کا سیدھا رستہ بتایا ہے عام فہم اردو زبان سلیس بیان مین
تحریر ہے شستہ سنجیدہ آیات وحدیث کی موافق تقریر ہے اب ہم کچھ مختصر حال مصنف مغفور کا
بیان کرتے ہین انکے سلف وخلف کا بھی حال لکھتے ہین آپ رئیس ابن رئیس اور عالم خاندانی ہاشتہ

خاص شہر بریلی کے ہین آپ کے والد ماجد مولوی رضا علیخان صاحب بہت بڑے عالم علوم دینی و دنیوی تہے خدا نے دولت دین و دنیا سے مالامال کر دیا تہا انکے والد ماجد علاوہ فاضل اجل ہونیکی ایسا ایثار اعظم کیا تہا کہ صد ہا روپیہ روزانہ فقراو محتاجونکو دیتے تہے غرض کہ تمام ابا و اجداد انکے ایک سے ایک بڑہکے تہے جناب مصنف مغفور کو حضرت قبلہ خافقین و کعبۂ نشاتین ہادی راہ احل شریعت و طریقت رہنمای منازل حقیقت و معرفت قطب الارشاد افتخار عباد و زہاد عالم علوم معقول و منقول واقف غوامض فروع و اصول حضرت سید آل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری مارہروی و سادہ آرای سجادہ برکاتیہ سے بیعت و خلافت حاصل تہے آپ اس خاندان کے خلیفہ تہے اب آپ کے خلف اکبر عالم باعمل فاضل اجل فخر علماء زمان افتخار فضلاء دوران مولوی احمد رضا خان صاحب کہ یہ بہی خلیفہ حضرت جناب ممدوح کے ہین موجود ہین آپ ہی کی فرمایش سے اس کتاب اور دیگر چند کتب مصنفہ مولوی صاحب مغفور کا چہاپنا شروع ہوا تہا اس عرصہ مین مولوی صاحب مغفور نے ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کی ۲۹ تاریخ کو اس دار فانی سے ملک جاودانی کیطرف انتقال فرمایا اللہ عزوجل بحر رحمت فرماوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ اب یہ کتاب تمام و کمال مطبع صبح صادق سیتاپور مملوکہ سید محمد صادق صاحب وکیل مین ۲۹ صفر ۱۲۹۸ھ کو چہپکر تیار ہوئی ہے ۳ر فی جلد قیمت مقرر کی ہے جناب فیضمآب فقط سید محمد اسمعیل حسن صاحب نے صحت فرمائی ہے حضرت سیدنا و مقتدانا سید شاہ محمد جعفر حسین صاحب چشتی مارہروی مدظلہ العالی مہتمم و منصرم و منیجر جملہ کارخانجات و برادر حقیقی مالک مطبع نے اپنے اہتمام سے چہپوائی ہے جو صاحب خریدنا چاہین متفرق ۳ر اصل و ۲ر محصول ڈاک بہیجکر طلب فرمائین المشتہر سو جلد کے خریدار کو ۲ر مین بہی مل سکتی ہے ۳ جنوری ۱۸۸۱ء کو مطبع صبح صادق سیتاپور واقع محلہ تامسن گنج مین چہپکر تمام ہوئی فقط

اشتہار

صحت نامہ کتاب مستطاب ہدایۃ البریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	الخفی الخفی	الخفی الخفی	〃	۹	ؐ	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
〃	۷	مسماۃ	مسماۃ	〃	۲۱	آیمہ	ائمہ
〃	۱۳	جبیر	جبیر	〃	۲۲	حسریہ	حبریہ
۳	۳	بالہدایۃ	بالہدایۃ	۵	۴	رو	روے
〃	۹	گو	گو	〃	۵	ہیمی	ہیثمی
۴	۲	خمار	جمار	〃	۷	اجوہ	رجوہ
〃	۵	صفت	صنعت	〃	۸	یو	لو
〃	۲۰	ؑ	علیہ السلام	〃	۱۰	معین سے	معین کی
〃	۲۱	نام	تمام	〃	۱۳	رائے	رائے سے
〃	۲۲	العزیہ	العزیزیہ	〃	۱۷	شمرومہ ملا	شمرومہ قلیلہ
۵	۱۴	تنبیہم	تشبیہم	〃	〃	سے لیے	سے لیے
۶	۳	تجدیہ	تحدیہ	〃	۲۱	سے علے	بدعتی
〃	۱۷	منعہ	غنبہ	۱۰	۲	ماتریدبہ	ماتریدیہ
〃	۲۰	آ	ا	〃	۱۴	برغم	بزعم
۷	۱۳	حقیقت	حقیت	〃	〃	مرجوع	مرجوح
〃	۱۶	وم	زعم	〃	۲۰	فضاے	قضاے
〃	۱۸	واوٗو	واوو	〃	۲۱	اوسمین	اوسمین
〃	۱۹	عبادت	عبادت	〃	۲۳	ماعحوہ	معجوہ
〃	۲۰	واوٗو	واوو	〃	۲۴	جبیسی	جیسے
۸	۱	؎	علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ	۱۱	۱	ترجیع	ترجیح
〃	۹	وخا	زخار	〃	〃	ہدایت	مذاہب
〃	۱۱	الرحال	الرجال	〃	۲	شریعت ادنی	چشمہ شریعت ادنی
〃	۱۲	نفرسیا	تفرسیا	〃	۶	طبعی	طبیعی
〃	۱۵	اولہ	اوآ	〃	〃	کتابین	کتابین
〃	〃	وجہ	وجہ	〃	۸	بالائی	بالرائے
〃	۱۸	تقبین	تعیین	〃	〃	اوراوراو	اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
״	۱۴	امر	اوامر	״	۱۰	احمر ہا	احمزہا
״	۱۵	ہوئی	ہوئی	״	۱۳	نتظر	منتظر
״	۱۶	توجہ	توجیہ	״	۱۷	موانق	موافق
״	״	[illegible]		۱۷	۶	مرض	مرتاض
״	۲۱	تعلّم کا	تعلّم پر	۱۸	۱	لیسروا	یسرا
״	۲۲	بس	بنس	״	״	لمنہ بیہم	لتشہد بینہم
۱۲	۳	غزالی	غزالی	״	۲	العزیر	العزیز
״	۷	فلاسفہ	فلسفہ	״	۴	نشنیدہ	نشنیدہ
״	۱۵	دوانون	دوانوں	״	۶	مضبوظ	مضبوط
״	۱۹	شر	ثمر	״	۱۰	معزر	معزز
״	۲۰	فضولیات	فضولیات سے	״	۱۸	بیر جان	نیز جان
״	۲۱	رین	دین	״	۱۹	کی نماز	نماز کی
״	״	توجہ	توجیہ	۱۹	۱۴	رعموا	زعموا
۱۳	۱	اورادکی	اورونکی	״	۲۰	تھی	ہے
״	״	مارنے	مارتے	۲۰	۲	تنک	تنگ
״	۸	یپے	سبے	״	۴	شاید	بر تقدیر صحت نقل شاید
״	۱۸	یالطبع	بالطبع	״	۷	بیغہ	بیشہ
۱۴	۴	بناسے	بنائے	״	۲۱	سنا	سیا
۱۵	۱	الطرقیہ	الطریقۃ	۲۱	۵	ؐ	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
״	۳	بیمار	بیمار	״	״	ابد	ابد
״	۹	اوسنے	اوس سے	״	۱۲	اوسپر	اسپر
״	۱۷	بحکم	بحکم ازل	״	۲۱	الفائزہ دن	الفائزون
״	۲۴	ذریب	قریب	۲۲	۱۰	مرجوع	مرجوح
۱۶	۳	تصرف	معترف	״	۲۰	تابغین	تابعین
״	״	راجعنی	ارجعی	״	۲۲	احیا	احیاء
״	۷	مولہ	مولتہ	۲۳	۳	تتریعی	تشریعی
״	״	یوجہ	یوجّہ	״	۷	لغض	بعض
״	״	بخبر	بخیر	״	۱۱	حلال	حلالًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۴	اولہ	اولٰہٗ	″	۲۲	تہم	ہم
″	۱۵	بغدادی	بغدادی امام ابو ثور	۲۹	۱۴	ترویج	ترویج
″	۱۶	اور امام احمد	امام احمد	۳۰	۸	اجتنبوا	اجتنبوا
″	″	محاسنی	محاسبی	″	″	اورادر	اور
″	۱۸	داودو	داود	″	۹	نبیاً	بناءً
۲۴	۱	توجہ	توجیہ	″	″	فتبینوا	فتبینوا
″	۱۲	مناقشۃ	مناقثۃ	″	″	تصیبوا	تصیبوا
″	۱۴	جسن	حسن	″	۱۲	وزن	وزر
″	۱۹	اغنبر	اغبر	″	۲۳	بل جزار	بل
″	۲۲	یذہین	یذہبن	۳۱	۲	بدول	بدول
۲۵	۱۵	بموت	لموت	″	۴	ٹہرا	ٹھہرا
″	۲۱	جیڑہ	جڑہ	″	″	وہ ہی	کہ وہ بھی
″	۲۲	جور	حور	″	۱۲	وجہہ	وجہ
۲۶	۳	صیحت	صحت				
″	۱۹	دوپیتے	دودیتے	″	۱۶	العزیہ	العزیز
۲۷	۲	وبعد	بعد	″	۱۷	کہانہین	گھاٹی مین
″	۱۰	بات	باب	۳۲	۲	غضب	عضب
″	۱۲	با	بما				
″	″	آبابکم	آباؤکم	″	۱۸	الذینہم	الذین ہم
″	۱۳	لایقصاونکم	لایضاونکم	″	۲۱	یوسنیٹد	یوسنٹد
″	″	ہووینگے	ہونگے	″	۲۳	اورجبت	بجت
″	۱۴	باب	باپ				
″	۱۵	بلکہ بھی	بلکہ جو	۳۳	۲	ابو العلی	ابو یعلی
″	۱۷	رائج	مین رائج	″	۱۹	اونسرا پنی ماٹھی	اوپرسے اپنی
″	۲۲	کسب	کتب			ادب کے لئے	لاٹھی ادب
۲۸	۱۰	بالعدایت	بالہدایۃ				
″	۱۲	ہوتی	ہو			مت اوٹھا	دینے کی نہ ہٹا
″	۱۳	سمجھا	سمجھنا	″	۲۱	کرنے والون	کرنیوالیون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۲	بھی	ہے
۳۵	۱۰	نیکی	نیکی کی
"	۱۷	غیبت	عیب
۳۶	۱	ہوینگے	ہونگے
"	۴	متصور	مصوّر
"	۹	جیسے	جسے
"	"	کرنے	کرتے
"	۱۰	مفعول پر	مفعول بہ
"	۱۴	جان	جہان
"	۱۹	تشبیہ	تشبُّہ
"	۲۲	اوسے	اوس سے
۳۷	۱۲	اسنے	اسے
۳۸	۱۵	اطب	اطّت
"	"	روتا	چرچراتا
"	"	اسکے	اوسکے
"	"	رونا	چرچرانا
"	۱۶	جبہتہ	جبہتہ
"	"	لامہ	لئمہ
"	۱۸	یضحکتم	تضحکتم
"	۱۹	لبیکتم	لبکیتم
"	۲۰	تلذوتم	تلذذتم
"	"	تحرختم	تخرجتم
"	"	الصورات	الصعدات
"	۲۱	اوٹھاسے	اوٹھاتے
۳۹	۴	سفاعت آپکی	آپکی شفاعت
	۶	زغوم	زقوم
"	۱۶	حیب	حسب
"	۱۸	عاقبۃ	عاقبتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
"	"	السوٗ	السوأی
۴۰	۳	جاین	جائین
"	۴	دلا	دولا
"	"	الامانۃ	الامانۃ
"	۵	بغر	بغیر
"	"	اباہ	اباہ
"	۶	اکرام	اکرم
"	۷	القیاٰت	القیات
"	"	المعارف	المعارف
"	۸	فارتقبوا	فارتقبوا
"	"	زلزلہ	زلزلۃ
"	"	تحدقا	تحدثا
"	"	تتابع	تتابع
"	۱۲	اراذل	ارذل
۴۱	۱	بالاجابۃ	بالاجابۃ
"	۷	سخت تر	سخت بہ
"	۹	ہرچند	ہرچند لحاظ
"	۱۴	جسے	جیسے
"	۱۷	منظور	منظور
۴۲	۱	راضی	راضی
"	"	کیا	کہا
"	۲	فربان	قربان
"	۶	اُبری	اُتبری
"	۱۱	سکبانی	سکبانی
"	۱۳	سنوارے	سنواریے
"	۲۲	فرطا	فُرطا
"	۲۳	اذیت	اذائیت
"	"	الہہ	آلہہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۳	اور اپنی	یعنی جو	۴۵	۷	حبک الشی	حبک الشیٔی
″	۴	جیلا میں اس کو ہلاک	چلاے اسکا کھانا	″	۸	علیک	علیک
″	″	کر دیا	کہ تو ہلاک ہو جائیگا	″	۱۲	غداب	عذاب
				″	۱۳	سبز	سبز
″	۵	الجنتہ	الجنۃ	″	۱۷	فان	فان
″	۱۳	بڑین	بترین	″	۱۸	اعتما	اعتماد
۴۴	۳	چھوارون	چھوہارون	″	۷	ود ممنی	وممنی
″	″	چھوارے	چھوہارے	″	۱۹	الیعرنیہ	الیعزیہ
″	۴	فمیر	خمیر	″	۲۰	ہوے	ہو
″	۸	اخفف	احنف	″	۲۲	نازو	تازو
″	۹	خضرمی	حضرمی	″	۲۳	برآمد	برآید
″	۱۲	بکتے دیکتی	بکتے	″	″	رشتمنا نم	وشتمنا نم
″	″	خواہش	خواہش کی	۴۶	۳	رفیق	رقیق
″	۲۰	جب	حب	″	″	رے	اے
″	۲۲	لاتخذت	لاتخذت	″	۹	روہ	زدہ
″	″	مہری	مہری	″	۱۱	وعوینا	وعونا
″	۲۳	۶	علیہ السلام	″	″	اللہ	للہ

قطعہ تاریخ طبع بفکر رسا و ذہن ذکا شیخ مبارک الٰہی صاحب مالک و مہتمم مطبع کاتب و مصلح سنگ و نقاش مطبع صبح صادق سیتاپور شاگرد محمد فرزند حسین مہتمم صحیح مطبع مذکور

حضرتِ فاضلِ تقی و علی
ہادی خلق نام او گر دید
بہر تاریخ سال ہجری او
دیگر از بہر سال ہجری گو

آنکہ بہرِ شرعِ نبوی عماد
گشت مجموعۂ صلاح و رشاد
خوبی طبع داد گواہ شاد
اے خدا جملگی بدہ مراد

کرد بہر ہدایت اسلام
شد مرا فکر از پے تاریخ
از سر فکر و غور و قول ذکی
شمع بزم ہدایت ادبی

مایۂ جمیع اصلاح و سداد
گفت ہاتف کہ ہیچ فکر مباد
نیز آواز سال عیسوی داد
روشنی قبول یوم زمی نجم

تاریخ طبع بفکر سنجیدہ جناب سید حسین احمد علی خان صاحب خلف مشعر خان صاحب مرحوم داروغہ انگریزی سیتاپور

جب چھپ چکی کتاب بعد خلوص
ہو جو کہ جناب مولوی نے لکھی
کر حمد خدا کو لکھو تاریخ
کی جو فکر سال ہجری ندا
ہو خوب ہدایۃ البریہ چھپا
ہمیں وہ غیب سے بشارت آئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ طاہرہ و ترجمۂ زاہرہ حضرت مصنف علّام قدس سرہ بالاکرام

منقول از جبیر معظم شرح قصیدۂ اکسیر اعظم تصانیف ابن المصنف عالم علوم عقلی نقلی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب قادری سلمہ
امام المحققین ختام المدققین حامی السنن ماحی الفتن بقیۃ السلف حجۃ الخلف فرید اوانہ وحید زمانہ حضرت جناب
مولٰنا مولوی محمد نقی علی خان صاحب روح روحہ ونور ضریحہ اجل واعلم اکمل
واعظم خلفائے حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضرت
سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ ماہ تاباں غرۂ رجب سنہ ۱۲۴۶ ہجریہ
بر افق ہستی تافت و پیش والد ماجد خود سید العلما سند العرفا جناب مولٰنا مولوی محمد رضا علی خان صاحب
قدس سرہ الملک الواہب درس گرفت و باندک زمانے در علوم عقلیہ و نقلیہ بارع و بر فضلائے اعصار و معاصرین
فائق برآمد در علوم دینیہ تصانیفی دارد بغایت رائقہ از دو صد جزو متجاوز و او را در تبکیت مبتدعین مجاہدات
دین ہدی بیضا بود و از فراست صادقہ بہرۂ علیا داشت در سنہ ۱۲۹۵ بحج و زیارت حرمین محترمین شتافت
و در سلخ ذی القعدہ سنہ ۱۲۹۷ بجوار رحمت جا یافت قدس اللہ سرہ و در قصائد برخی از ترجمۂ جمیلہ
و تذکرۂ جلیلہ اش بایمن کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان کہ یکی از تصانیف
شریفہ آن رفیع المکان است یاد کردہ ام و اینجا چند تاریخ ولادت و وفات آن عالی صفات
نیز آوردہ می باشد کہ اگر خدائے خواہد ترجمہ مفصلہ برنگارم و باللہ التوفیق۔